اکائی II

خاندان، برادری اور سماج کی تفہیم

(Understanding Family, Community and Society)

پہلی اکائی کے ابواب 'خود فہمی' ان عوامل سے متعلق تھے جو آپ کی فیصلہ سازی کی صلاحیت پر اثر انداز ہوتے ہیں. اب ہم خاندان، برادری اور سماج کی تفہیم کی طرف بڑھتے ہیں جن کا خود آپ ایک حصہ ہیں. اس اکائی کے پہلے سیکشن (باب IX) میں 'بڑوں' کے ساتھ آپ کے رشتوں اور تعلق پر توجہ دی جائے گی. یہاں 'بڑوں' سے مراد وہ اہم لوگ ہیں جن کا تعلق آپ کے خاندان سے ہے. دوسرے سیکشن (باب X) میں نوبالغوں کے مختلف معاشرتی مسائل اور ضروریات مثلاً صحت، کام ، وسائل تعلیم اور ملبوسات کے رواج پر گفتگو ہو گی.

© NCERT Not to be republished

باب 9

'دیگر اہم لوگوں' کے ساتھ رشتے اور روابط

(Relationship and Interactions with 'significant others')

A: خاندان (Family)

آموزشی مقاصد

اس باب کے مکمل ہو جانے کے بعد طلبا:

- خاندان کی تعریف اور اس کا مفہوم سمجھ سکیں گے۔
- خاندان اور اس کے کاموں کی اہمیت کو بیان کر سکیں گے۔
- فرد کی مکمل نشو ونما میں خاندان کے تعاون کو بیان کر سکیں گے۔
- خاندانی زندگی کے دور (family life cycle) کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں گے۔
- خاندان کی حرکیات (Dynamics) کا تجزیہ کر سکیں گے۔
- خاندان میں موثر ابلاغ کی اہمیت کو سمجھ سکیں گے۔

خاندان کی اہمیت (Importance of Family)

یہاں دی گئی تصویروں میں گھر کے اندر بچوں کے کچھ مناظر دکھائے گئے ہیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ گھر کے بڑے اور کچھ دیگر لوگ ان بچوں کی دیکھ بھال میں لگے ہیں۔ بعض تصویروں میں صرف ماں یا باپ اور بچے نظر آ رہے ہیں۔ ان سب کے درمیان رشتے یا تو خون کے ہیں یا شادی یا گود لیے جانے کے ذریعے قائم ہوئے ہیں۔ ان کے سماجی، اقتصادی اور ثقافتی فرق سے قطع نظر، ان تمام صورتوں میں یہ بات بہر حال مشترک ہے کہ کم از کم دو یا زیادہ نسلوں کے لوگ ایک ساتھ رہ رہے ہیں — یعنی ماں اور بچے، دادی دادا اور بچے، والدین اور غیر شادی شدہ بالغ بچے — یہ سب خون یا شادی کے رشتے سے ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ اس سے مختلف صورت دو بالغ افراد کی ہے جو میاں بیوی ہیں اور ایک ہی نسل کے ہیں وہ ایک نئے کنبے کی تشکیل کرتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

5190CH09

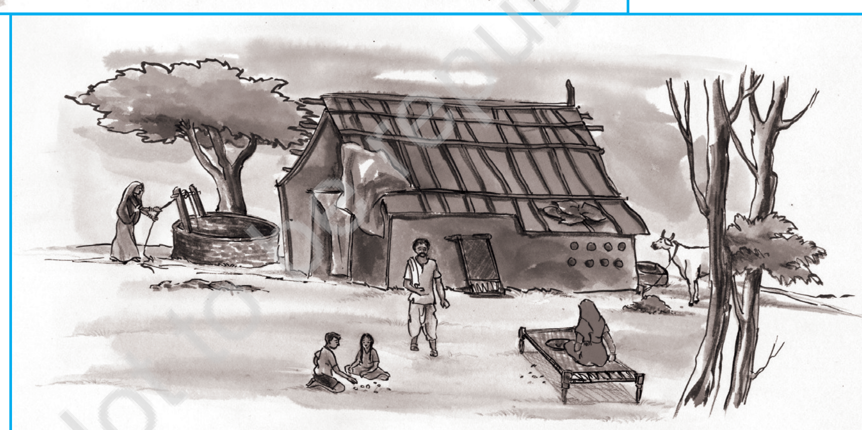

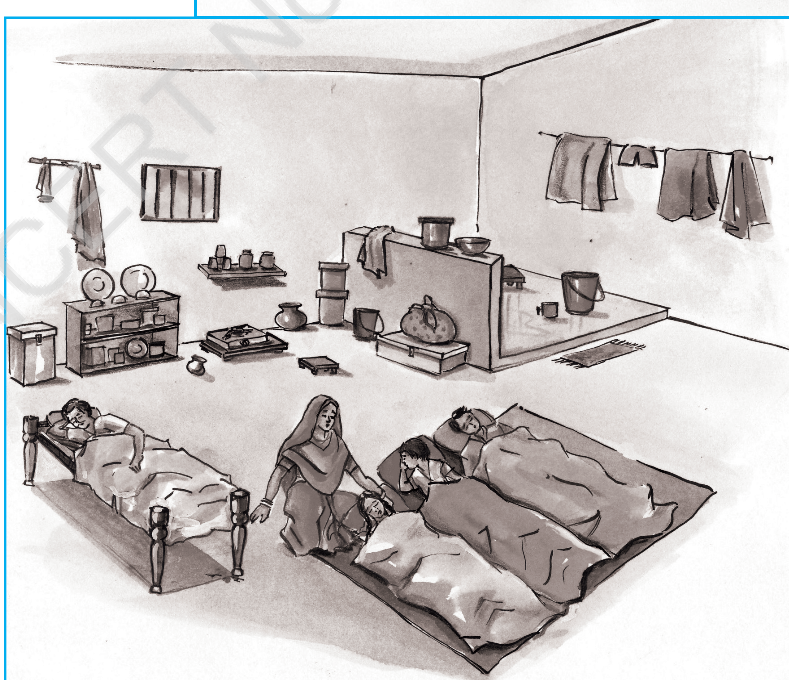

© NCERT Not to be republished

9A-1 تعارف (Introduction)

آپ اور آپ کی جماعت کے سبھی ساتھی اپنے اپنے خاندان کے ساتھ رہتے ہیں۔ خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے۔ بچے ہوں یا بڑے، سبھی لوگوں کی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے خاندانوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ معاشرے کی ثقافت کو جاری اور برقرار رکھنے کے لیے بھی خاندان ضروری ہے۔ بچے کی دیکھ بھال اور اس کی پرورش میں خاندان کا بڑا ہاتھ ہوتا ہے۔ اسی لیے بچے کی شخصیت کی مکمل نشو ونما میں خاندان کی حیثیت کلیدی ہوتی ہے۔ پچھلے ابواب میں آپ مطالعہ کر چکے ہیں کہ بچے کی جسمانی صحت وسلامتی میں مناسب تغذیہ اور دیگر امور کی کتنی اہمیت ہے۔ اسی طرح، معاشرے کے ایک حساس اور سودمند فرد کی حیثیت سے بچے کی نشو ونما کے لیے ضروری ہے کہ اس کے سماجی اور جذباتی تجربات مثبت ہوں اور اس میں رشتوں اور وابستگی کا صحیح احساس موجود ہو۔ خاندان بچوں کی پرورش اور نگہ داشت کے ذریعے ایسے تمام تجربات حاصل کرنے کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ آپ اپنی زندگی کے بعض ایسے موقعوں کو یاد کیجیے جب آپ کی طبیعت خراب ہوئی ہو۔ اس وقت آپ کے ماں باپ نے کس طرح آپ کی دیکھ بھال کی تھی؟ یا ان موقعوں کو یاد کیجیے جب آپ کسی بات پر ناخوش یا پریشان رہے ہوں اور گھر کے سب لوگوں نے آپ کو خوش کرنے کی کوشش کی ہو۔ ہر شخص کی زندگی میں ایسی بہت سی مثالیں مل جائیں گی جب ماں باپ، بہن بھائیوں یا خاندان کے دیگر افراد نے اسے تسلی دی ہوگی اور حوصلہ افزائی بھی کی ہوگی۔ اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ خاندان نہ صرف پرورش اور نگہ داشت کرتے ہیں بلکہ وہ ضرورت کے وقت فرد کی زندگی میں استحکام بھی پیدا کرتے ہیں اور مدد بھی کرتے ہیں۔ ہر بچے کا حق ہے کہ وہ خاندان میں پرورش پائے۔

سب بچے اتنے خوش قسمت نہیں ہوتے کہ ان کو ایسا خاندان مل جائے جس میں ایک ہی چھت کے نیچے ماں اور باپ دونوں کا سایہ میسر ہو۔ آپ کے پڑوس میں ہی ایسے بچے ہو سکتے ہیں جن کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک دنیا سے گزر چکا ہو۔ ایسی صورت میں صرف ماں یا صرف باپ کو ماں اور باپ دونوں کے فرائض انجام دینے ہوتے ہیں اور انھیں کبھی کبھی چچی یا دادی وغیرہ کی مدد بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ ہم اس بات سے بھی واقف ہیں کہ کبھی کبھی ماں اور باپ کسی وجہ سے ایک ساتھ نہیں رہ پاتے اور ان کو الگ ہونا پڑتا ہے۔ ایسے میں ماں باپ میں سے کوئی ایک ہی بچے کی دیکھ بھال کے فرائض انجام دیتا ہے۔

جہاں تک ممکن ہو بچوں کو ان کے خاندانوں سے جدا نہیں کیا جانا چاہیے۔ آپ ذرا ان بچوں کے بارے میں سوچیے جو کسی سیلاب یا زلزلے جیسی آفات کی وجہ سے خاندان سے محروم ہو گئے ہیں۔ وہ ایک خاندان میں زندگی گزارنے کا تجربہ کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟ ایسی صورتوں میں یا تو لوگ بچوں کو گود لے لیتے ہیں یا پھر کچھ ادارے ان کی پرورش کی ذمے داری قبول کر لیتے ہیں۔ ایسے بچوں کی دیکھ بھال حکومت کی ذمے داری ہے۔

آپ نے ایسے چھوٹے بچوں یا نوبالغوں کو دیکھا ہوگا جو بے گھر نظر آتے ہیں۔ ان میں سے کچھ بچے وہ ہوتے ہیں جو روٹی روزی کی تلاش میں خود اپنا گھر یا بچوں سے متعلق اداروں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ کچھ ایسے بھی بچے ہوتے ہیں جن کے خاندان ہی ان کو چھوڑ دیتے ہیں یا پھر وہ گم ہو گئے ہوتے ہیں۔ ایسے بچوں کو 'بے گھر بچے' (Street children) کہا جاتا ہے۔ ان کے ساتھ رہنے والے

دیگر اُن ہی جیسے بچے ان کے خاندان کے افراد کی طرح ہو جاتے ہیں۔کبھی کبھی یہ بچے اپنے گھر واپس بھی چلے جاتے ہیں۔

ہم 'خاندان' کی تعریف ان الفاظ میں بیان کرسکتے ہیں کہ ''یہ شادی، خون یا گود لیے جانے کے رشتوں سے تشکیل پانے والا ایک ایسا گروپ ہے جس کے افراد ایک گھر کی شکل میں رہتے ہیں، اور جو شوہر بیوی اور ماں باپ، بیٹا بیٹی اور بھائی بہن وغیرہ کے اپنے اپنے سماجی کرداروں کی حیثیت سے ایک دوسرے کے ساتھ تفاعل کرتے ہیں اور ایک مشترکہ کلچر کی تشکیل کرتے ہیں'۔

امتحان کے لیے فارم بھرتے وقت آپ کو خاندان کے سربراہ کا نام بھی لکھنا ہوتا ہے۔ آپ نے کس کا نام لکھا ہے؟ خود اپنے نام پر غور کیجیے۔ نام کا پہلا حصہ تو آپ کے والدین نے رکھا ہے لیکن اکثر نام کا دوسرا حصہ آپ کا خاندانی نام ہوتا ہے جسے انگریزی میں (Surname) کہا جاتا ہے اور جو خاندان کے سبھی افراد میں مشترک ہوتا ہے۔ یہ نام اکثر باپ کا خاندانی نام ہوتا ہے۔ شمال مشرق اور جنوب میں، دوسرا نام، ماں کے خاندان کا ہوتا ہے۔ جن خاندانوں میں شناخت کے لیے باپ کا نام چلتا ہے ان کو 'پدر نسبی' (Patrilineal) اور جن خاندانوں میں ماں کا نام چلتا ہے انھیں مادر نسبی (Matrilineal) کہا جاتا ہے۔ پدر نسبی خاندانوں میں باپ کو فوقیت حاصل ہوتی ہے اور مادر نسبی خاندانوں میں ماں کو۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ وراثت کے قوانین بھی اسی اصول کے تحت ہوتے ہیں۔

پدر نسبی خاندان کے باپ کے مکان یا آبائی مکان میں رہنے کو پدری رہائش اور مادر نسبی خاندان کے اپنی ماں کے آبائی گھر میں رہنے کو مادری رہائش کہا جاتا ہے۔

ایک ساتھ رہنے کی بنیاد پر ہی یہ فرق قائم کیا جا سکتا ہے کہ خاندان وحدانی (Nuclear) ہے یا توسیعی (Extended)۔ اگر آپ اپنے والدین اور بہن بھائیوں کے ساتھ رہتے ہیں تو آپ کا خاندان وحدانی (Nuclear) کہلائے گا۔ آپ میں سے کچھ ایسے بھی ہوں گے جن کے گھر میں دادا، دادی اور نانا نانی یا چچا چچی وغیرہ بھی رہتے ہوں گے۔ ایسے خاندان توسیعی خاندان (Extended families) کہلاتے ہیں۔ مشترکہ خاندان (Joint Family) وہ ہوتا ہے جس میں افراد خانہ کی کئی نسلیں ایک ساتھ رہتی ہوں۔ خاص طور پر ایک ایسا گھرانہ جس میں میاں بیوی کے ساتھ ان کے شادی شدہ بچوں (عام طور پر اولاد) اور غیر شادی شدہ بچوں کے ساتھ ساتھ ان بچوں کے بچے بھی رہتے ہوں۔ یہ گھرانہ بہت بڑا بھی ہو سکتا ہے اور اس کے افراد کسی ایک ہی پیشے سے جڑے بھی ہو سکتے ہیں۔ جن خاندانوں میں والدین کے علاوہ دیگر بالغ افراد بھی ہوتے ہیں ان کے کام اور ان کی ذمے داریاں، خاص طور پر بچوں کی پرورش کے معاملے میں، مشترک ہوتی ہیں۔ وحدانی خاندانوں میں بچوں کی نگہ داشت اور پرورش صرف والدین ہی کے ذمے ہوتی ہے۔ کچھ خاندانوں میں آپ نے یہ بھی دیکھا ہوگا کہ دادا دادی یا دیگر افراد ساتھ نہیں رہتے اور کبھی کبھی ملنے آجاتے ہیں۔ کبھی کبھی جب ماں اور باپ دونوں کو کام پر جانا ہوتا ہے تو وہ اپنے بچوں کو کسی قریبی عزیز کے یہاں چھوڑ دیتے ہیں۔ اس طرح ایک وحدانی خاندان میں رہنے والے بچوں کو بھی دیگر لوگوں کے ساتھ بات چیت یا ان کے ساتھ تفاعل کا موقع ملتا ہے۔ بڑے خاندان میں رہنے کے فوائد بھی ہیں اور نقصانات بھی۔ لیکن افراد خانہ کی سلامتی خود ان ہی پر منحصر ہوتی ہے۔

© NCERT Not to be republished

9A-2 خاندان کے کام (Functions of Family)

خاندان کی ساخت اور اس کے افراد کی تعداد کچھ بھی ہو اور وہ خاندان کہیں بھی آباد ہو لیکن اسے اپنے افراد خصوصاً بچوں کے لیے بعض اہم ذمے داریاں ادا کرنی ہوتی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

1. **پرورش اور نشوونما:** تمام خاندان مردوں اور عورتوں کو ایک ساتھ رہنے اور تولیدی عمل انجام دینے کے جائز مواقع فراہم کرتے ہیں اور اس طرح نسل انسانی کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ آپ اپنے بچپن کا زمانہ یاد کیجیے تو معلوم ہوگا کہ تمام خاندان اپنے بچوں کی پرورش کرتے ہیں اور ان کی ضرورتوں کا خیال رکھتے ہیں۔ شفقت اور محبت کے ساتھ بچوں کی جذباتی ضرورتوں کی تکمیل کرنے سے ان میں وابستگی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ عمر بڑھنے کے ساتھ ہماری چاہے جانے کی خواہش میں کمی نہیں آتی۔ وابستگی اور جذباتی تعلق کی ضرورت ہر عمر میں رہتی ہے، حالاں کہ اس کے اظہار کی شکلیں مختلف ہو سکتی ہیں۔ ایک نوبالغ لڑکا جس کے اندر جسمانی تبدیلیاں رونما ہونے لگی ہوں اور جس کے اندر خودمختاری کا احساس بھی جاگ گیا ہو، لگتا یہ ہے کہ اس کو دیکھ ریکھ اور پرورش کی ضرورت نہیں رہی ہے، لیکن وہ اس خاندان کی محبت بھری حمایت کا ہمیشہ ہی محتاج رہتا ہے۔ نانی یا دادی اپنے پوتے پوتیوں کے گھر آنے کی شدت سے منتظر رہتی ہے تاکہ وہ ان کے ساتھ بات چیت کرکے یا ان کے کام کاج انجام دے کر اپنے آپ کو مصروف رکھ سکیں۔ اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ خاندان ہر عمر کے افراد کو مختلف حالات اور مختلف مواقع پر محبت، ہمدردی اور حمایت فراہم کرتا ہے۔

2. **سماجی ربط کاری (Socialisation):** روزمرّہ کی گفتگو اور بچوں کے ساتھ تفاعل کے ذریعے چھوٹے بچوں کو معاشرتی آداب اور طور طریقے سکھانے کا عمل ہے۔ خاندان اس سماجی رابطہ کاری کے ذریعے سماجی تسلسل اور تبدیلی کے درمیان تعلق قائم رکھنے کا اہم کام انجام دیتا ہے۔ خاندان میں رہ کر پیدا ہونے والا ''ہم'' کا احساس، جذبات اور رویوں کی ترسیل میں بہت مفید ہوتا ہے۔ آپ نے اپنی ماں یا باپ کو کتنی بار یہ کہتے سنا ہوگا کہ ''نہیں، تم ایسا نہیں کر سکتے کیوں کہ ہمارے خاندان میں ایسا نہیں ہوتا'' یا ''ہمارے خاندان میں بچے پڑھائی میں بہت محنت کرتے ہیں''۔ خاندان جن اقدار کو چھوٹے بچوں میں منتقل کرتا ہے وہ اکثر سماج کے عام ماحول سے حاصل کی جاتی ہیں۔ اگرچہ بہت سی چیزیں مشترک ہوتی ہیں مگر ہر خاندان ان کو اپنے اپنے طریقے سے اختیار کرتا ہے۔

> **سرگرمی 1**
>
> خاندان کے لڑکے لڑکیوں کے لیے پسندیدہ اور ناپسندیدہ باتوں کی ایک فہرست تیار کیجیے۔ ان باتوں پر کلاس میں بحث کیجیے اور دیگر خاندانوں کے بچوں کے ساتھ ان کا موازنہ کیجیے۔ اس سے آپ کو یہ سمجھنے میں مدد ملے گی کہ اگرچہ خاندانوں میں مشابہتیں ہوتی ہیں لیکن ہر خاندان کے افراد اپنے خاص تجربات سے بھی دوچار ہوتے ہیں۔

3. **افرادِ خانہ کی حیثیت اور کردار کا تعین کرنا:** کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کی صنف سے قطع نظر، اسکول میں آپ کی حیثیت ایک طالب علم کی ہے، جب کہ گھر میں آپ کی حیثیت مختلف ہوتی ہے اور یہ حیثیت ہر خاندان میں الگ الگ ہوتی ہے۔ کوئی نوبالغ

© NCERT Not to be republished

سرگرمی 2

''روایات جدید زمانے کی زندگی میں رکاوٹ ہیں'' اس موضوع پر کلاس میں مباحثہ کیجیے۔
کلاس میں روایات کے مثبت اور منفی پہلوؤں کی روشنی میں نتائج اخذ کیجیے۔

لڑکا ایک بیٹا، ایک بھائی اور ایک برادر نسبتی ہوسکتا ہے۔ ان میں سے ہر کردار کی الگ الگ ذمے داریاں اور خصوصیات ہیں جو سماجی طور پر طے شدہ ہیں۔ ان سے افراد کی زندگی میں استحکام اور ایک تیقن کی صورت پیدا ہوتی ہے کیوں کہ ان کی وجہ سے روزمرہ کی ذمے داریوں کو انجام دینا آسان ہوجاتا ہے۔

4. **اقتصادی معاملات:** تمام دنیا میں، والدین خاندان کی پرورش کے لیے ذریعۂ معاش حاصل کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ خاندان اپنے بچوں، اور ان کے علاوہ بالغوں، بوڑھوں اور ان معذور بچوں بوڑھوں کی کفالت کا بندوبست کرتے ہیں جن کا فی الحال کوئی ذریعۂ معاش نہ ہو۔ خاندان اور برادری کے اندر اور باہر خود آپ کا تجربہ اس بات کی تصدیق کے لیے کافی ہوگا۔

سرگرمی 3

اپنے والدین سے گفتگو کرکے رشتے داروں یا دوستوں کو دیے گئے تحفوں پر ہونے والے خرچ کے بارے میں لکھیے۔ تحفوں کے انتخاب اور خرچ کی گئی رقم کے بارے میں بتائیے اور اس موضوع پر آپ کے والدین کا کوئی خاص تبصرہ ہو تو وہ بھی لکھیے۔

خاندان معاشرے کی ایک بنیادی اکائی ہے۔ برادری اور معاشرے کے ساتھ تعلقات اور ان کی برقراری اسی کے دائرہ کار میں آتی ہے۔ اس طرح رشتے داروں، دوستوں، معاشرے اور ملک کے ساتھ تعلقات برقرار رکھنے کے لیے وسائل فراہم کرنا بھی خاندان کے دائرہ کار میں آتا ہے۔ مثال کے طور پر ہمیں مختلف اداروں جیسے پنچایت یا دیگر فلاحی تنظیموں کی بھی مدد کرنی پڑتی ہے، شادیوں اور جنم دنوں پر تحائف دینے ہوتے ہیں اور سماجی کاموں میں شرکت کے لیے بھی ہمیں وقت نکالنا پڑتا ہے۔ یہ سب ایک بڑے سماج میں خاندان کی سرگرم حصے داری کی ہی مثالیں ہیں۔

5. **نفسیاتی مدد کی ضرورت پوری کرنا:** گھر کے لوگ روزانہ کہیں نہ کہیں جاتے ہیں مثلاً بچے اسکول جاتے ہیں اور ماں باپ کام کی جگہ پر جاتے ہیں لیکن شام کو انھیں اپنے گھر کی مانوس فضا میں واپسی پر خوش گواری کا احساس ہوتا ہے۔ غذا، کپڑے اور مکان کی بنیادی ضرورتوں کے ساتھ ساتھ، ہر شخص کو اپنائیت کے سلوک، قبول کیے جانے اور محبت کی ضرورت ہوتی ہے۔ تحفظ کا یہ احساس کسی بھی فرد کی ہمہ جہت اور مثبت نشوونما کے لیے بہت اہم سمجھا جاتا ہے۔ گھر میں مثبت ماحول کی کمی کسی بھی عمر میں کسی بھی شخص کے ذہنی دباؤ کی وجہ ہوسکتی۔

اس طرح گھر کے سبھی افراد کے لیے خوش آہنگ رشتوں اور دیگر افراد کے تعاون کو یقینی بنانا بھی خاندان کی اہم ذمے داریوں میں ہے۔ خاندان کے سبھی افراد سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ایک دوسرے سے محبت سے پیش آئیں گے۔ اس سے ہم یہ بھی سیکھتے ہیں کہ دوسروں کی محبت کا جواب محبت سے دیں۔ ہم دوسروں کے ساتھ محبت کریں گے تو دوسرے بھی ہم سے محبت کریں گے۔ محبت کا لین دین ہی آئندہ رونما ہونے والے واقعات اور حالات کی بنیاد پر ہونا چاہیے۔ بیشتر معاشرے باہمی محبت کے لیے پوری طرح خاندان پر منحصر ہوتے ہیں۔

© NCERT Not to be republished

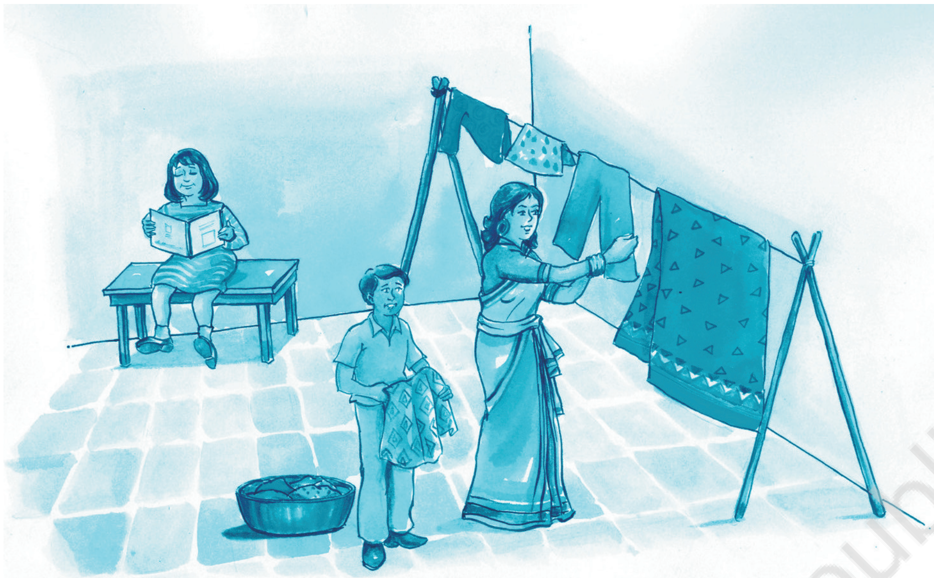

یہاں اس بات کا اعادہ ضروری ہے کہ چند بے گھر بچوں کو اپنے گھر کے لوگوں سے سماجی اور نفسیاتی مدد نہیں مل پاتی۔ وہ ایسی صورتوں میں نفسیاتی مدد اپنے دوستوں اور ساتھیوں سے حاصل کرتے ہیں۔ بہت سے بچے جنھیں چھوڑ دیا جاتا ہے یا جو یتیم ہو جاتے ہیں انھیں بچوں سے متعلق مراکز جیسے 'بچوں کا گھر' میں جگہ مل جاتی ہے جنھیں حکومت یا غیر سرکاری تنظیمیں چلاتی ہیں۔ ایسے تمام بچوں کا حق ہے کہ انھیں نگہ داشت اور تعلیم حاصل ہو۔

6. **خاندان کے کچھ اور کام:** خاندان کچھ اور کام بھی انجام دیتے ہیں جو تفریحی، مذہبی اور سماجی نوعیت کے ہو سکتے ہیں۔ یہ کام معاشرے کی بقا کے لیے بہت اہم ہوتے ہیں۔

گھر کے لوگ عام طور پر یوم پیدائش، مذہبی تقریبات اور دیگر مواقع پر دوسرے گھروں یا دوستوں کے یہاں بھی جاتے رہتے ہیں۔

خاندان کا ایک اور اہم کام یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ بچوں کو معاشرے کی ذمے داریاں انجام دینے کے لیے معاشرتی آداب سکھاتے ہیں۔ خاندان معاشرتی اقدار (Civic values) کی تعلیم گاہ بھی ہوتا ہے۔ یاد کیجیے کہ بچپن میں آپ اپنے کلاس کے کسی بچے کی پنسل یا ربر غلطی سے لے آئے تھے اور آپ کو اسے واپس کرنے کے لیے کہا گیا تھا۔ اس طرح آپ کو چیزوں کے حق ملکیت کے بارے میں بتایا گیا تھا۔ اسی طرح آپ اپنے بچپن کی باتیں یاد کریں تو آپ کو بہت سے ایسے واقعات یاد آ جائیں گے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ خاندان کس طرح محبت، تعاون، قوّتِ برداشت، قربانی اور فرماں برداری جیسی خوبیاں پیدا کرنے کے مواقع فراہم کرتے تھے۔ یہ خوبیاں انسان کو ایک صحت مند اور سودمند شہری بننے میں مددگار رہوتی ہیں۔

9A.3 خاندانی زندگی کا دور (Family Life Cycle)

سگونا اپنی بڑی بہن کی شادی میں گئی تھی۔ وہ واپس آئی تو اس نے اپنی ماں سے پوچھا ''کیا سُدھا دی اور جیجا جی کو ایک خاندان کا حصہ کہا جا سکتا ہے یا وہ صرف ایک شادی شدہ جوڑا ہیں؟'' ماں نے کچھ دیر سوچا اور پھر کہا ''دیکھو سگونا، سُدھا اور اس کا شوہر ابھی ایک شادی شدہ جوڑا ہیں کیوں کہ وہ ابھی خاندان کا حصہ بننے کے ابتدائی مرحلے میں ہیں''۔ یہاں آپ خاندانی زندگی کے دوران کے مراحل کے بارے میں غور کر رہے ہیں؟ اپنے اطراف کے ماحول پر ایک نظر ڈالیے تو معلوم ہو جائے گا کہ خاندانوں کی تشکیل کے مختلف مرحلے ہوتے ہیں۔ ہم سُدھا اور اس کے شوہر کی مثال ہی لیتے ہیں۔ جلد ہی ان کے بچے ہو جائیں گے، پھر بچے جوان ہوں گے اور ان بچوں کے بھی اپنے کنبے ہوں گے۔ سُدھا اور اس کا شوہر بوڑھے ہو جائیں گے تو گھر میں بس ایک میاں بیوی بن کے رہ جائیں گے۔ اس طرح خاندانی زندگی کا ایک پورا دور ہوتا ہے جسے 'خاندانی زندگی کا دور' کہا جاتا ہے۔ نیچے دیے گئے خانے میں آپ خاندانی زندگی کے دور کے مختلف مراحل کا مطالعہ کریں گے۔ مرحلے کے اپنے چیلنج اور کام ہیں جنھیں انجام دینا ہوتا ہے۔ یہ سارے کام خاندانی زندگی کے ہر مرحلے پر افرادِ خانہ کے لیے مفید ہوتے ہیں۔

> خاندانی زندگی کا دور خاندانی زندگی کا ایک وسیع تصور پیش کرتا ہے۔ یہ دور خاندانی زندگی کے متواتر مرحلوں اور رویوں کی شناخت پر مبنی ہوتا ہے جو سالوں میں رونما ہوتا ہے۔

وحدانی خاندان کے مختلف مراحل

خاندانی زندگی کا دور عام طور پر سات مرحلوں پر مشتمل ہوتا ہے جو حسب ذیل ہیں—

1۔ شادی شدہ جوڑا (بچوں کے بغیر)
2۔ بچوں کی پرورش کرنے والا خاندان
3۔ پری اسکول عمر سے چھوٹے بچوں والا خاندان
4۔ اسکول جانے والے اور نوبالغ بچوں والا خاندان
5۔ وہ خاندان جہاں نوجوان بالغ افراد اعلا تعلیم/کام کے لیے تیار ہوں
6۔ ادھیڑ عمر کے والدین جن کے بچے بالغ یا شادی کے لائق ہوں
7۔ عمر رسیدہ اور فارغ البال جوڑا۔

© NCERT Not to be republished

9-4 خاندان کی ترقیاتی ذمے داریاں
(Family Developmental Tasks)

جناب کمار اپنی بیگم کے ساتھ جناب روی کے پڑوس میں رہتے ہیں۔ ان کا ایک نومولود بچہ ہے اور ان کی بڑی بیٹی اسکول جاتی ہے۔ پٹیل خاندان اوپر کی منزل میں رہتا ہے۔ ان کے بچے اسکول جاتے ہیں اور وہ اپنے بچوں کے نمبروں کے بارے میں ہمیشہ ہی فکرمند رہتے ہیں۔ روی کے گھر جو نوکرانی کام کرنے آتی ہے وہ بھی بڑی فکرمند رہتی ہے کیوں کہ اس کی لڑکی آگے پڑھنا چاہتی ہے مگر اس کے پاس اس کے لیے پیسے نہیں ہیں۔ ان ساری باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین خاندان کے لیے مختلف کام انجام دیتے ہیں۔ والدین کے کاموں میں جو تنوع ہے اس کا انحصار بچوں کی عمروں سے ہے۔ اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ خاندان کی ترقی کے کام ان ذمے داریوں پر مشتمل ہیں جن کا تعلق افرادِ خانہ کی ضروریات سے ہے۔

سرگرمی 4

آپ کا خاندان جس مرحلے میں ہے اس سے متعلق خاندان کی ترقیاتی ذمے داریوں کا بیان کیجیے اور بتائیے کہ آپ کے والدین ان ذمے داریوں کو کس طرح ادا کرتے ہیں۔ خاندان کی ساخت، بچوں کی تعداد اور بڑوں کی تعداد کی وجہ سے ذمے داریوں کی ادائیگی میں آنے والے فرق کے بارے میں اپنی کلاس میں گفتگو کیجیے۔

9A-5 خاندان کی حرکیات (Family Dynamics)

افرادِ خاندان ایک دوسرے کے ساتھ تعلق رکھتے ہوئے اپنی ذمے داریوں کو انجام دیتے ہیں۔ ہر خاندان میں اس باہمی تعلق کی صورتیں مختلف ہوتی ہیں۔ باہمی تعلق کے انھیں طور طریقوں کو خاندان کی حرکیات کہا جاتا ہے۔ یہ مختلف عوامل مثلاً خاندان کی ساخت — یعنی خاندان میں بچوں اور بالغ افراد کی تعداد اور ایک دوسرے کے ساتھ ان کے رشتے — افرادِ خانہ کی شخصیتیں، ثقافتی پس منظر، اقدار اور شخصی و خاندانی تجربات وغیرہ سے متاثر ہوتے ہیں۔

والدین کے ساتھ ہم رشتگی اور خاندانی امور کی تفہیم خاندان کی اہم ترین سرگرمیوں میں شامل ہے۔ بچوں کی شخصیت اور ان کی آئندہ زندگی پر والدین کا زبردست اثر پڑتا ہے۔ جب والدین اور نو بالغوں کے درمیان مثبت باہمی تفہیم پر مبنی خوش گوار تعلق ہوتا ہے تو ایک خوش و خرم اور کامیاب خاندانی زندگی کی بنیاد پڑتی ہے۔ اس قسم کی تفہیم کے لیے ضروری ہے کہ تمام افراد ایک دوسرے کا ادب کریں اور ان کی قدر و قیمت سے آگاہ ہوں۔

© NCERT Not to be republished

سرگرمی 5

ہم اپنے ماں اور باپ کے بارے میں کیا کچھ جانتے ہیں؟

- آپ کی والدہ کا پورا نام کیا ہے؟
- آپ کی والدہ کی جائے پیدائش کیا ہے؟
- آپ کے والد کا پورا نام کیا ہے؟
- آپ کے نام کا آخری حصہ کس کے نام پر ہے؟
- آپ کی والدہ کے بچپن کا بیشتر حصہ کہاں گزرا؟
- آپ کے والد کے بچپن کا بیشتر حصہ کہاں گزرا؟
- آپ کی والدہ کی تعلیم کہاں تک ہے؟
- آپ کے والد کی تعلیم کہاں تک ہے؟
- آپ کی والدہ کس بات سے خوش ہوتی ہیں؟
- آپ کے والد کس بات سے خوش ہوتے ہیں؟
- آپ کی والدہ آپ کو کیا بنانا چاہتی ہیں؟
- آپ کے والد آپ کو کیا بنانا چاہتے ہیں؟

استاد کے لیے۔

اس تعلیمی سال کے اختتام پر طلبا بہ طور افراد خانہ اپنے والدین کے بارے میں خود اپنی معلومات اور سمجھ کو جانچنے کے قابل ہو جائیں گے۔ اس کے علاوہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے والدین کی ضروریات، ان کی آرزوؤں اور ان کے تصورات کے بارے میں زیادہ حساس ہو جائیں گے۔

© NCERT Not to be republished

9A-6 معاملات کو نمٹانا (Handling Situations)

کبھی کبھی بچے والدین کی نصیحتوں کو مداخلت سمجھتے ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ بچے ماں باپ کے کاموں اور ذمے داریوں کی مشکلات کو سمجھیں کیوں کہ ان کی ذمے داریاں ایک طویل عرصے پر محیط ہوتی ہیں۔ اسی طرح والدین اور گھر کے بالغ افراد کو بھی سمجھنا چاہیے کہ بچے خاندان اور معاشرے میں خود اپنا مقام بنانا چاہتے ہیں۔ اسی لیے ہر فرد کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی تناؤ اور کشاکش کے بغیر دوسروں کی ذمے داریوں کو سمجھنے کی کوشش کرے۔ لباس، پیشے اور دوستوں کے انتخاب، کنبے کی ذمے داریوں میں حصے داری اور ٹیلی ویژن دیکھنے جیسے معاملات میں خاندان کے افراد میں اکثر نا اتفاقی یا ٹکراؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ ہر خاندان میں اس قسم کے اختلافات سے نمٹنے کے لیے مختلف طریقے ہوتے ہیں۔ صرف باپ یا صرف ماں پر منحصر خاندانوں میں صرف باپ یا صرف ماں کی ذمے داریاں زیادہ اہم ہو جاتی ہیں۔ بچوں کو ایسے والد یا والدہ کے لیے، جو دونوں والدین کے فرائض انجام دے رہے ہوں، زیادہ سمجھ داری اور زیادہ حساسیت کا مظاہرہ کرنا ہوتا ہے۔ دوسرے شخص کے نقطۂ نظر کو سمجھ لینا کسی بھی ٹکراؤ کی روک تھام کا سب سے موثر طریقہ ہے۔

سرگرمی 6

نقطۂ نظر کی تشکیل

1۔ کسی ٹکراؤ والی صورت حال کا انتخاب کیجیے، مثلاً پیشے کے انتخاب کا مسئلہ۔

2۔ استاد کی طرف سے نشان دہی کی جاسکتی ہے کہ اس مسئلے کو سمجھنے کے چار نقطۂ نظر ہو سکتے ہیں۔ ایک نقطۂ نظر خود نو جوان کا، دوسرا والدہ کا، تیسرا والد کا اور ایک چوتھا خود استاد یا صلاح کار کا۔

3۔ ان چاروں نقطۂ نظر کو کلاس میں ڈرامائی پیش کش کے ذریعے سمجھایا جاسکتا ہے۔

4۔ دس منٹ کے بعد اس منظر نامے کے کردار بدل دیے جائیں۔ جس طالب علم نے والد کا کردار ادا کیا ہو اب وہ نو جوان کا اور جس نے ٹیچر کا کردار ادا کیا وہ ماں کا کردار ادا کرے گا۔

5۔ اس تجربے سے یہ فائدہ ہوگا کہ دوسروں کے نقطۂ نظر کو سمجھنے میں مدد ملے گی اور اس تمام صورت حال پر مباحثے کے بعد ایک نتیجہ نکالا جا سکے گا۔

9A-7 افراد خاندان کی تقویت اور مدد (Support and Strength to Members)

آپ پچھلی اکائی میں 'ذاتی نشو ونما' کے موضوع پر یہ پڑھ چکے ہیں کہ آپ کی عمر کے لوگوں کی ذمے داریوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ بالغ لوگوں کے درمیان بالغوں کی طرح کام کرنا سیکھیں۔ ادھیڑ عمر کے لوگوں کو مختلف مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے مثلاً خراب صحت، ملازمت یا کام میں پریشانی یا نقصان، والدین میں سے کسی کا کسی دور جگہ تبادلہ، خاندان میں کسی کی موت، کسی بوڑھے رشتے دار کی اضافی ذمے داری میں اضافہ یا مالی بحران وغیرہ۔ مشکل حالات میں چھوٹوں کی معاملہ فہمی اور ان کے تعاون کی اہمیت کو کم نہیں سمجھنا چاہیے۔ اکثر بچوں کی موجودگی اور ان کی شرکت سے مشکل ترین حالات میں بھی اہل خاندان کو بڑی مدد ملتی ہے۔

اب ہم یہ دیکھیں گے کہ اہل خاندان کو ایک دوسرے کی ضروریات اور جذبات کو سمجھنے میں کن باتوں سے مدد ملتی ہے۔ یہ پایا گیا ہے کہ اس سلسلے میں ایک اہم کردار ابلاغ کا ہے۔

9A.8 خاندان میں ابلاغ (Communication in the Family)

آپ نے اکثر سنا ہوگا کہ انسان سماجی حیوان ہے۔ لیکن کیا آپ کو علم ہے کہ ہمارے جاگنے کے اوقات کا 70 فی صد حصہ کسی نہ کسی شکل میں ابلاغ کرنے میں گزرتا ہے۔ خاندان کا کوئی فرد یا پھر بجنے والی گھڑی آپ کو اسکول جانے کے لیے جگاتی ہے اور اس طرح آپ کا دن شروع ہوتا ہے۔ پھر آپ دوستوں کے ساتھ اسکول جاتے ہیں اور آپ اس دوران کسی نہ کسی سے بات چیت کرتے رہتے ہیں۔ صبح کی اسمبلی سے لے کر استادوں، ساتھیوں اور پرنسپل کے ساتھ گفتگو تک کا سارا وقت رسمی یا غیر رسمی ابلاغ میں گزرتا ہے۔ مختلف حالات کے تحت ایک اچھی اور بھر پور زندگی گزارنے کے لیے موثر ابلاغ کی صلاحیت بہت ضروری ہے۔

اسی طرح، جب ہم گھر پر ہوتے ہیں تو ہم بڑوں، چھوٹے بڑے بچوں، دادا دادی، پڑوسیوں اور مددگاروں سے مختلف انداز سے

© NCERT Not to be republished

گفتگو کرتے رہتے ہیں۔ اس طرح خاندان میں ابلاغ ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے خاندان کے افراد کے درمیان لفظی یا غیر لفظی معلومات کا تبادلہ ہوتا رہتا ہے۔ ایک جگہ رہنے والے باہم متعلق افراد کے درمیان رابطہ وقت کے ساتھ ساتھ ترقی کرتا رہتا ہے۔

ایک ہی خاندان کے افراد کے درمیان ابلاغ بہت اہم ہوتا ہے کیوں کہ اسی وسیلے سے افراد ایک دوسرے سے اپنی ضرورتوں، اپنی خواہشات اور اپنے مسائل کا اظہار کرتے ہیں اور ان کو سماجی اور جذباتی تعاون دیتے ہیں۔ چوں کہ بولنے اور سننے کا عمل ایک دوسرے سے مربوط ہوتا ہے، اس لیے ابلاغ ایک متحد کرنے والا عنصر ہے۔ ابلاغ میں اس بات پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے کہ دوسرے کیا سوچتے اور کیا محسوس کرتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں کہا جائے تو بولنا ہی ابلاغ کا اہم پہلو نہیں ہے بلکہ دوسرے جو بات کہہ رہے ہیں اس کو سننا بھی ابلاغ کا حصہ ہے۔ ابلاغ کے ذریعے ہی خاندان کے افراد ان ناگزیر مسائل کو حل کرنے کے قابل ہوتے ہیں جو اکثر گھروں میں پیش آتے رہتے ہیں۔ کھلے اور ایماندارانہ ابلاغ سے ایک ایسا ماحول پیدا ہوتا ہے جس میں خاندان کے افراد اپنے اختلافات اور اس کے علاوہ دوسرے کے لیے اپنی پسندیدگی اور محبت کا اظہار کر سکتے ہیں۔ ابلاغ کے درج ذیل چار طریقوں کی نشان دہی کی گئی ہے:

(i) **واضح اور راست ابلاغ:** واضح اور راست ابلاغ، ابلاغ کی سب سے صحت مندانہ شکل ہے۔ یہ شکل اس وقت سامنے آتی ہے جب کوئی بات خاندان کے کسی خاص شخص سے واضح اور راست انداز سے کہی جاتی ہے۔ ابلاغ کے اس طریقے کی ایک مثال یہ ہوسکتی ہے کہ ایک باپ اپنے بیٹے سے اس بات پر ناامید ہو جائے کہ وہ چھوٹے موٹے کام بھی نہیں کرتا اور یہ کہے کہ ''بیٹے، مجھے بڑا افسوس ہوا کہ تم اپنی دادی کو آج ڈاکٹر کے ہاں نہیں لے گئے۔''

(ii) **واضح اور بالواسطہ ابلاغ:** ابلاغ کے اس طریقے میں پیغام واضح تو ہوتا ہے مگر براہ راست نہیں دیا جاتا۔ اوپر کی مثال میں ہی باپ اپنی بات اس طرح کہے گا ''مجھے بہت افسوس ہے کہ لوگ اپنے چھوٹے چھوٹے کام بھی بھول جاتے ہیں''۔ اس مثال میں ہو سکتا ہے بیٹا اپنے باپ کے اشارے کو سمجھ جائے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ نہ سمجھ پائے۔

(iii) **درپردہ اور راست ابلاغ:** درپردہ اور راست ابلاغ اس وقت ہوتا ہے جب بات واضح نہیں ہوتی لیکن خاندان کے متعلقہ فرد سے براہ راست کہی جاتی ہے۔ مذکورہ مثال میں باپ اس طرح کہہ سکتا ہے ''بیٹے اب لوگ کام پر اس طرح توجہ نہیں دیتے جیسے پہلے دیا کرتے تھے''۔

(iv) **درپردہ اور بالواسطہ ابلاغ:** درپردہ اور بالواسطہ ابلاغ اس وقت ہوتا ہے جب پیغام اور پیغام وصول کرنے والا دونوں واضح نہیں ہوتے۔ خاندانی تعلقات ٹھیک نہ ہونے کی صورت میں ابلاغ، بہت درپردہ اور بالواسطہ ہوتا ہے۔ اس قسم کے ابلاغ کی مثال یہ ہوسکتی ہے کہ باپ اس طرح کہے ''آج کل کے نوجوان بہت کاہل اور غیر ذمے دار ہوتے ہیں''۔

یہاں یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ ابلاغ کے طریقے تہذیب سے جڑے ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر مغربی معاشرے (مثلاً امریکا) میں کھلا اور راست ابلاغ زیادہ قابل قبول ہوسکتا ہے۔ بہر حال ہندوستانی خاندانوں میں جہاں چھوٹوں اور بڑوں کا بڑا لحاظ کیا جاتا ہے بالواسطہ ابلاغ کو ہی ترجیح دی جاتی ہے کیوں کہ بڑوں کے ساتھ راست ابلاغ کو توہین آمیز بھی سمجھا جا سکتا ہے۔

© NCERT Not to be republished

9A-9 موثر خاندانی ابلاغ کی تعمیر کی کلیدیں

(Keys to Building Effective Family Communication)

شہری خاندانوں میں بڑھتی ہوئی پیشہ ورانہ مصروفیات اور دیہی زندگی کے نوجوانوں میں بڑھتی ہوئی الجھنوں اور مسابقت کی وجہ سے ضروری ہوگیا ہے کہ ہمارے ابلاغ کا طریقہ ایسا ہو کہ ہم روزمرہ کے چیلنجوں کا مقابلہ کرسکیں اور ان چیلنجوں کو صرف محسوس کرکے ہی نہ رہ جائیں۔ ایسے بہت سے طریقے ہوسکتے ہیں جنھیں خاندان کے اندر موثر ابلاغ کے لیے اختیار کیا جاسکتا ہے اور نتیجتاً باہمی رشتوں کو مزید بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ ذیل میں موثر خاندانی ابلاغ کے لیے کچھ تجاویز پیش کی جاتی ہیں:

- **اکثر باہمی گفتگو کیجیے**: آج شہری خاندانوں کے سامنے ایک بڑا چیلنج یہ ہے کہ ان کے افراد کے لیے ایک ساتھ وقت گزارنے کے موقع کم ہوتے جارہے ہیں۔ مصروفیت اتنی بڑھ گئی ہے کہ بامعنی گفتگو اور ساتھ اٹھنے بیٹھنے کا وقت بھی نہیں مل پاتا۔ اب خاندان کے افراد کے لیے بہت ضروری ہوچکا ہے کہ باقاعدہ اور راست گفتگو کے لیے وقت کو نکالیں۔ کبھی کبھی ٹی وی بند کرکے ایک ساتھ کھانا کھانا بھی بہت اچھا ہوتا ہے۔ یہ بھی ایک اچھا خیال ہے کہ ٹیلی ویژن بند کرکے رات کا کھانا ایک ساتھ کھایا جائے یا پھر کسی اتوار کی شام سب ایک ساتھ بیٹھیں اور خاندان کو درپیش مسائل پر گفتگو کریں۔ اس طرح خاندان کے بڑوں کے ساتھ وقت گزارنے سے بھی خاندانی رشتے مضبوط ہوتے ہیں۔ بڑوں کے ساتھ گفتگو کے نتیجے میں کم عمروں کو تسلی اور تسکین حاصل ہوتی ہے اور بڑوں کو بھی اپنے اہم ہونے کا احساس رہتا ہے۔ بہر حال چھوٹوں اور بڑوں کے درمیان بات چیت سے باہمی محبت اور احترام کو فروغ ملتا ہے۔
- **ابلاغ واضح ہونا چاہیے**: دیکھا گیا ہے کہ جس خاندان کے افراد خوش نظر آتے ہیں وہ عام طور پر ایک دوسرے کے ساتھ بہت واضح انداز میں اپنے خیالات اور احساسات کا اظہار کرتے ہیں۔ خاندان کے افراد (جیسے میاں بیوی، ماں باپ اور بچوں) کے درمیان پیدا ہونے والے مسائل کو حل کرنے کے لیے کوششیں کرتے وقت ابلاغ یا اظہار رائے کا واضح ہونا بہت ضروری اور اہم ہوتا ہے۔ بالواسطہ اور غیر واضح ابلاغ سے نہ صرف یہ کہ مسائل کا حل ممکن نہیں ہوتا بلکہ اس کے نتیجے میں افراد خانہ کے درمیان باہمی قربت اور جذباتی تعلق میں کمی آنے کا اندیشہ بھی رہتا ہے۔
- **مستعد سامع بنئیے**: دوسروں کی بات کو غور سے سننا موثر ابلاغ کا ایک لازمی پہلو ہے۔ مستعد سامع بننے کا مطلب یہ ہے کہ آپ دیگر لوگوں کے نقطۂ نظر کو سمجھنے کی کوشش کررہے ہیں۔ لفظی اور غیر لفظی پیغامات اور اشارات پر توجہ دینا بہت ضروری ہوتا ہے۔ مستعد سامع دوسرے شخص کے نقطۂ نظر کو سمجھتا ہے اور اس کا احترام بھی کرتا ہے۔ مستعد سامع بننے کا ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ آپ وضاحت بھی طلب کرسکتے ہیں۔ مثلاً آپ یہ پوچھ سکتے ہیں کہ ''آپ کی اس بات کا کیا مطلب ہے؟'' یا ''کیا میں نے آپ کی بات کا صحیح مطلب سمجھا ہے؟'' مستعد سماعت کا مطلب ہے دوسرے کے نقطۂ نظر کو سمجھنا اور اس کا احترام کرنا۔

© NCERT Not to be republished

خاندان، فرد کے لیے ہمیشہ ایک اہم پس منظر کے طور پر برقرار رہتا ہے۔ بچہ جیسے جیسے بڑا ہوتا ہے، اس کے ربط و تعلق کا دائرہ وسیع تر ہوتا جاتا ہے۔ اکثر بچوں کے لیے، گھر کے بعد اسکول ایک دوسرا اہم ماحول ہوتا ہے جہاں بچوں کو ان لوگوں کے ساتھ ربط و تعلق کا موقع ملتا ہے جن کا گہرا اثر بچوں کی زندگی پر پڑتا ہے۔ اسکول میں دوسرے خاندانوں کے بچوں کے ساتھ تعلقات کا موقع بھی حاصل ہوتا ہے۔ اگلے باب 'اسکول، ہم جماعت اور اساتذہ' میں اسی پہلو پر گفتگو کی گئی ہے۔

کلیدی اصطلاحات:

خاندان (Family)، پدر نسبی (Patrilineal)، مادر نسبی (Matrilineal)، وحدانی خاندان (Nuclear Family)، توسیعی خاندان (Extended Family)، خاندانی زندگی کا دور (Family Life Cycle)، خاندان کی ترقیاتی ذمے داریاں (Family Developmental Tasks)، خاندان میں ابلاغ (Communication in Family)

سوالات برائے نظر ثانی

1۔ اصطلاح 'خاندان' کی تعریف بیان کیجیے۔ خاندانوں کی مختلف نوعیتوں سے بحث کیجیے۔

2۔ خاندان کے تین اہم کام مثالوں کے ساتھ واضح کیجیے۔

3۔ درج ذیل پر مختصر نوٹ لکھیے۔

(a) خاندانی زندگی کا دور

(b) خاندان کی ترقیاتی ذمے داریاں

(c) خاندان کی حرکیات (Family Dynamics)

(d) خاندان میں تصادم کے حالات

4۔ خاندان میں ابلاغ کی کیا اہمیت ہے۔ اپنے ہی خاندان کی مثال لیجیے اور اس میں ابلاغ کے رویوں کو بیان کیجیے۔ بتایئے کہ خاندان کے افراد کے درمیان ابلاغ کو کس طرح بہتر بنایا جاسکتا ہے؟

© NCERT Not to be republished

■ عملی کام 8

خاندان

موضوع خاندان کے افراد، احباب اور اساتذہ کے ساتھ اتفاق اور اختلاف رائے کے دائرے

کام 1۔ اتفاق اور اختلاف رائے کے دائروں کی فہرست بنائیے۔

2۔ اتفاق اور اختلاف رائے دور کرنے کے کچھ طریقوں کی نشان دہی کیجیے۔

عملی کام کا مقصد: نوبلوغت عمر کا ایسا حصہ ہے جس میں آپ اپنی شناخت کے احساس کی تشکیل کر رہے ہوتے ہیں۔ شناخت کی تشکیل کے اس عمل میں ہمیشہ تو نہیں لیکن اکثر و بیشتر افراد خاندان اور دیگر باحیثیت لوگوں سے آپ کے ٹکراؤ کا امکان رہتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ مختلف امور میں آپ کی رائے دوسروں سے مختلف ہوتی ہے۔ اس کے نتیجے میں رشتوں میں تناؤ پیدا ہوجاتا ہے۔ اس عملی کام سے آپ اختلافات کے اسباب کی نشان دہی کرسکیں گے اور اس بات پر غور کرنے کا بھی موقع ملے گا کہ اختلافات دور کرنے اور مسائل حل کرنے کے کیا طریقے ہوسکتے ہیں۔

عملی کام کی انجام دہی: 4-6 طلبا پر مشتمل گروپ بنائیے۔ پہلے دس منٹ میں پچھلے چند ماہ کے دوران افراد خاندان، دوستوں اور استادوں کے ساتھ اپنے تعلقات اور گفتگو کے بارے میں غور کیجیے۔ ذیل میں دی گئی جدول کا استعمال کرکے اپنے انفرادی اختلاف اور اتفاق رائے کے بارے میں لکھیے۔

شخص	اتفاق رائے کے دائرے	اختلاف رائے کے دائرے	اظہار رائے
والد			
والدہ			
بہن			
بھائی			
احباب			
اساتذہ			

اب اپنے خیالات میں گروپ کے دیگر افراد شریک کیجیے اور درج ذیل امور پر گفتگو کیجیے:

1 (a) کیا ایسے کچھ امور ہیں جن کے بارے میں آپ کے اور خاندان کے کسی مخصوص فرد، احباب اور اساتذہ کے درمیان اختلاف ہے۔

© NCERT Not to be republished

(b) آپ کے خیال میں ایسا کیوں ہوتا ہے؟

(c) اختلافات دور کرنے کے لیے آج کل آپ کیا کر رہے ہیں؟

(d) اختلافات کو دور یا کم کرنے کے لیے کیا کیا جا سکتا ہے؟

2 (a) کیا اختلافات کے کچھ ایسے دائرے بھی ہیں جہاں بہ ظاہر صرف آپ ہی کی رائے مختلف ہے اور گروپ کے دیگر طلبا کا اس سلسلے میں کوئی اختلاف رائے ہے؟

(b) اس کی وجہ کیا ہو سکتی ہے؟

(c) کیا ان اختلافات کو حل کرنے کے لیے آپ کچھ کر سکتے ہیں؟

3 (a) وہ کون سے دائرے ہیں جن میں آپ اپنے خاندان کے افراد، دوستوں اور اساتذہ سے اتفاق رائے رکھتے ہیں؟

(b) کیا آپ اتفاق رائے کے ان دائروں کو اپنے قریبی لوگوں کے ساتھ تعلقات اور رشتوں کو مضبوط تر کرنے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں اور اس طرح اختلافات کم کر سکتے ہیں؟

© NCERT Not to be republished

باب 9

B- اسکول، ہم جماعت اور معلّم

(School, Peers and Educators)

آموزشی مقاصد

اس حصے کی تکمیل کے بعد طلبا:

- نئے رشتوں کی تشکیل میں اسکول کے کردار پر بحث کر سکیں گے۔
- اس بات کو سمجھ سکیں گے کہ بڑھتے ہوئے بچے ہم جماعتوں کے ساتھ رشتے کس طرح استوار کرتے ہیں۔
- دوستی کی اہمیت جان سکیں گے۔
- طلبا کی ترقی اور کامیابی پر تعلیم اور اساتذہ کے اثرات کا تجزیہ کر سکیں گے۔

© NCERT Not to be republished

9B-1 اسکول (School)

آپ کے خیال میں کیا اسکول صرف پڑھنے پڑھانے کی جگہ ہے یا اس کے سوا کچھ اور بھی ہے۔ آپ جب لفظ 'اسکول' سنتے، پڑھتے یا سوچتے ہیں تو آپ کے ذہن میں سب سے پہلے کیا چیز آتی ہے؟ آپ میں سے بیشتر کہیں گے، 'پڑھائی اور امتحانات'۔ اس جواب میں آپ تھوڑے سے خوف اور سخت محنت کا اضافہ بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن اسکول ایک ایسی جگہ بھی ہے جہاں آپ کے دوست بنتے ہیں اور ان میں سے کچھ دوستیاں، بڑی پائدار بھی ہوتی ہیں جو تمام عمر باقی رہتی ہیں۔ یہاں اساتذہ کی شکل میں آپ کا واسطہ بالغ افراد سے بھی پڑتا ہے اور ان میں سے بیشتر اساتذہ حصول علم، نئے نئے مضامین اور موضوعات اور زندگی کے بارے میں آپ کے روّیے کو تبدیل کر دیتے ہیں۔ جن اساتذہ نے آپ کو اسکول میں پڑھایا ان میں سے کسی ایک یا کئی استادوں کے لیے آپ میں سے بیشتر طلبا میں ایک خصوصی احساس پایا جاتا ہوگا، جیسے انھیں پسند کرنا یا ان کے منتظر رہنا۔ اس طرح ہماری زندگی میں تعلیمی مقاصد کی تکمیل کے علاوہ، اسکول ایسے سماجی رشتوں کا ایک جال بھی ہے جو ہماری اقدار، روّیوں اور طرز فکر پر تدریس کے ذریعے راست طور پر یا اسکول کے

ساتھیوں (School Peers) اور اساتذہ سے تفاعل کے ذریعے بالواسطہ طور پر اثر انداز ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، اسکول سماجی میل جول (Socialisation) کا ایک اہم عامل بھی ہے۔ اس باب میں ہم اسکول کی اس حیثیت پر خصوصی توجہ دیں گے کہ یہ وہ جگہ بھی ہے جو ہماری زندگی میں دیگر اہم لوگوں کے ساتھ روابط اور رشتے قائم کرنے میں معاون ہے۔

9B-2 ہم جماعتوں کے ساتھ تعلق (Peers Relationships)

چھے ماہ تک کے شیر خوار بھی دوسرے شیر خوار بچوں کے ساتھ اپنی دل چسپی کا اظہار کرتے ہیں۔ اگر ان بچوں کو پاس پاس رکھا جائے تو یہ ایک دوسرے کو چھونے کی کوشش کریں گے، مسکرائیں گے اور ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔ لیکن اس عمر میں یہ دوسرے بچوں کو صرف ایک چیز سمجھتے ہیں اور جس طرح ہم سوچتے ہیں کہ یہ بچے بھی فرد ہیں اور ہم کو دیکھ کر ردِّعمل ظاہر کرتے ہیں، یہ بچے اس طرح نہ تو سوچتے ہیں نہ کرتے ہیں۔ ایک سے تین سال کی عمر میں بچے یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ دوسرے بچے 'شخص' ہیں اور اسی لیے وہ ان کے ساتھ سماجی رابطہ شروع کر دیتے ہیں۔ ابتدائی برسوں میں، دوست وہ ہوتا ہے جو آپ کے قریب رہتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں جس کسی کے ساتھ بھی کھیلنے کا موقع ملتا ہے وہ دوست ہو جاتا ہے۔ عام طور پر ایسی دوستی میں دوست کی شخصیت اور اس کی خوبیوں کے بارے میں پسند یا ناپسند کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ اس عمر میں بچے اپنے کسی کھیل کے ساتھی کے لیے کسی قسم کی ترجیح کا اظہار نہیں کرتے۔ ایسا کبھی کبھار ہی ہوتا ہے کہ وہ مل جل کر کسی ایک ہی کھلونے سے کھیلیں یا بات بھی کریں۔ زیادہ تر وہ اپنے آپ کھیلتے رہتے ہیں۔

اسکول جانے کی عمر سے پہلے بچہ زیادہ پائدار انداز میں دوسروں کے ساتھ تعلق قائم کرنا شروع کر دیتا ہے۔ لیکن شروع شروع میں دوستیاں سطحی قسم کی ہوتی ہیں۔ یہ دوستیاں بنتی بھی جلد ہیں اور جلد ٹوٹ بھی جاتی ہیں۔ بچہ اس بچے کا دوست جلد بن جاتا ہے جس کے پاس اس کی پسند کا کھلونا ہوتا ہے، البتہ ممکن ہے کہ اگلے دن یہ دوستی قائم نہ رہے، جب کہ قدرے بڑے بچوں میں یہ دوستی برقرار رہتی ہے۔ اس طرح اسکول جانے کی عمر سے پہلے دوست وہ ہوتا ہے جس کے ساتھ بچہ کسی نہ کسی کام میں لگا رہتا ہے، مثلاً کھلونوں سے ہی کھیلتا رہتا ہے۔ پری اسکول (Pre school) عمر کے آخری حصے میں، بچوں کے درمیان تعلق زیادہ پائدار ہونے لگتا ہے اور یہ بچے ایک دوسرے کے ساتھ کھیلتے بھی ہیں۔ ایک دوسرے کی مدد بھی کرتے ہیں اور کھیل کے دوران ناراض بھی ہو جاتے ہیں۔ ممکن ہے یہ بچے کچھ دوستوں کو دوسرے دوستوں پر ترجیح بھی دیتے ہوں۔ درمیانی بچپن کی شروعات میں بچہ یہ سمجھنے لگتا ہے کہ دوست وہ ہوتے ہیں جن کے ساتھ مشترکہ دل چسپیوں اور چیزوں پر بات کی جا سکے اور دوست وہ نہیں ہیں جن کے پاس ہماری پسند کی چیزیں ہوں۔ اب بچہ یہ بھی سمجھنے لگتا ہے کہ ایک دوسرے پر بھروسہ کرنا، ایک دوسرے کی ضرورت کے وقت کام آنا اور پسندیدہ خوبیاں جیسے مہربانی اور ایک دوسرے کا خیال رکھنا بھی دوستی کی اہم خصوصیات ہیں۔ وہ یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ دوست ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ درمیانی بچپن کے دوران بچے کے دوستوں کا حلقہ عام طور پر وسیع ہو جاتا ہے۔ بچہ دوستوں کے ساتھ زیادہ وقت گزارنے لگتا ہے اور دوستوں کے اثرات بھی زیادہ قوی ہو جاتے ہیں۔ نو بلوغت کی عمر تک پہنچتے پہنچتے دوستیاں گہری ہو جاتی ہے اور دوست ایک دوسرے کو اپنے دلی احساسات اور خیالات بتانے لگتے ہیں۔

© NCERT Not to be republished

'ذات' کے بارے میں کتاب میں شامل باب میں آپ نے پڑھا ہے کہ جب بچہ نوبالغ (Adolescent) ہو جاتا ہے تو دوست اس کے لیے ماں باپ سے زیادہ اہم ہو جاتے ہیں۔ عام طور پر بیشتر نوبالغوں کا اپنے قریبی دوستوں کا ایک چھوٹا سا حلقہ ہوتا ہے جسے حلقۂ احباب کہا جاسکتا ہے۔ انگریزی میں ایسے حلقے کے لیے Clique کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ ایسے دوستوں کی تعداد بھی بہت ہوتی ہے جن سے زیادہ گہری دوستی نہیں ہوتی۔ ایسے دوستوں کو 'شناسا' (Crowd) کہا جاتا ہے۔ شناساؤں کا حلقہ ہم عمروں کا ایک کم منظّم گروپ ہوتا ہے جو مشترکہ دلچسپیوں اور سرگرمیوں کی وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوتے ہیں۔ 'شناسا' افراد ایک دوسرے کے اتنے قریب نہیں ہوتے جتنے حلقہ احباب کے لوگ ایک دوسرے کے قریب ہوتے ہیں۔ اس طرح کسی اسٹیج شو کو ساتھ دیکھنے والے نوجوان مل کر شناساؤں کے حلقے کی تشکیل کرتے ہیں جب کہ باہر گھومنے جانے کی منصوبہ بندی کرنے والے نوبالغوں کا گروپ حلقۂ احباب کا حصہ ہوں گے۔

9B-3 دوستی کی اہمیت (The Importance of Friendship)

دوستی ہر ایک مرحلے پر اہم ہوتی ہے کیوں کہ دوستی سے ہی بچے میں یہ احساس تقویت پاتا ہے کہ اسے اپنے ہی جیسے لوگوں میں قبولیت حاصل ہے۔ اس سے بچے میں جذباتی تحفظ کا احساس پیدا ہوتا ہے جو بڑے ہونے پر سماجی اور جذباتی رشتوں کی نمو کے لیے بہت اہم ہے۔ جن بچوں کو اس کے ساتھی ہی مسترد کر دیتے ہیں ان کا رویہ جارحانہ ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ اندیشہ بھی رہتا ہے کہ وہ اپنے اس رویے کے ذریعے اجتماعی سرگرمیوں میں رکاوٹ پیدا کریں۔ جن بچوں کو ان کے ساتھی (Peers) مسترد کر دیتے ہیں وہ تنہائی پسند ہو جاتے ہیں یا پھر بدقسمتی سے ایسے بگڑے ہوئے لوگوں میں اٹھنا بیٹھنا شروع کر دیتے ہیں جن کی قدریں اور سرگرمیاں عام تہذیبی روش سے الگ ہوتی ہیں۔ اس سے اس بچے کو بہت نقصان پہنچ سکتا ہے۔

نوبلوغت کے زمانے میں نوبالغوں پر اس بات کا زبردست دباؤ ہوتا ہے کہ وہ ساتھیوں کے حلقے کی قدروں کو تسلیم کریں اور جیسا وہ کرتے ہیں وہی وہ بھی کریں۔ ساتھیوں کی طے کردہ اقدار اور ان کے متعین کردہ رویے والدین کی قدروں کے برعکس ہو سکتے ہیں اور اگر نوبالغوں میں والدین کی اقدار سے احتراز اور اپنے مطالبات منوانے کی عادت راہ پا گئی، تو نتیجے کے طور پر والدین سے زبردست کشمکش شروع ہو جاتی ہے۔ بہر حال، یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ ساتھیوں کا ایسا دباؤ نشوونما کی ایک عام حالت ہے۔ درحقیقت، جب نوبالغ لڑکے لڑکیاں اپنے دوستوں سے اپنے ان تجربات اور احساسات کا اظہار کر کے جن کا اظہار وہ گھر والوں سے نہیں کر سکتے سمجھتے ہیں کہ سب ٹھیک ہے اور خود کو تنہا محسوس نہیں کرتے، کیوں کہ انھیں لگتا ہے کہ خود دوست بھی ان ہی مسائل اور تجربات سے دوچار ہیں۔ اس کے علاوہ، نوبلوغت کی عمر کے اختتام تک، ساتھیوں کا دباؤ کم ہو جاتا ہے اور پھر بالغ ہوتا نوجوان مسائل کو کئی تناظر میں دیکھنے کا اہل ہو جاتا ہے۔ بہر حال یہ درست ہے کہ ساتھیوں کے دباؤ میں آ کر بہت سے نوبالغ سماج مخالف سرگرمیوں میں ملوث ہو جاتے ہیں جو خود ان کے اور معاشرے کے لیے خطرناک ہوتی ہیں۔ ان سرگرمیوں میں نشیلی دواؤں کو آزمانا اور مناسب معلومات اور احتیاط کے بغیر جنسی تجربہ شامل ہے۔ نوبالغوں اور والدین دونوں کو چاہیے کہ وہ ایک دوسرے کے نقطۂ نظر اور ایک

© NCERT Not to be republished

دوسرے کے مسائل کو سمجھیں۔ ایسا تبھی ہوسکتا ہے جب والدین اور نوبالغوں کے درمیان کُھل کر بات چیت ہو جس کے لیے دونوں کو کوشش کرنی ہوتی ہے۔

یہ یاد رکھنا بھی ضروری ہے کہ بہت سی ثقافتوں میں ساتھیوں کی اقدار بالغ افراد کی اقدار سے خاصی ملتی جلتی ہوتی ہیں۔ ایسی صورت میں نوبالغوں اور والدین کے درمیان زیادہ ٹکراؤ کی نوبت نہیں آتی بلکہ ساتھی، معاشرے کی اقدار کو مزید تقویت پہنچانے میں مددگار رہتے ہیں۔

سرگرمی 1

آپ نے بچے کی نشوونما کے مختلف مراحل میں دوستی کے بہت سے پہلوؤں کے بارے میں پڑھا۔ خود اپنے تجربات پر غور کیجیے اور ان دوستوں کے بارے میں سوچیے جنھوں نے مختلف طرح سے آپ پر اثرات ڈالے ہیں۔

سرگرمی 2

ایک نوجوان کی حیثیت سے کیا کچھ ایسے پہلو ہیں جن میں آپ اپنے دوستوں کی رائے سے اتفاق اور والدین کی رائے سے اختلاف رکھتے ہوں؟ کلاس میں اس پر بحث کیجیے۔

9B-4 اساتذہ کے اثرات (Influence of the Teachers)

اسکول میں، اساتذہ کے اثرات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ والدین ہی کی طرح، وہ حدوں کا تعین کرتے ہیں، مطالبات رکھتے ہیں، اقدار سے واقف کراتے ہیں اور نشوونما کو فروغ دیتے ہیں۔ اساتذہ قابلِ تقلید مثالی کردار ہوتے ہیں اور اکثر بچے کی نشوونما پر اثر ڈالتے ہیں۔ بچے جن اساتذہ کو اچھا سمجھتے ہیں اور پسند کرتے ہیں ان کے رویوں کی نقل کرسکتے ہیں اور جن اساتذہ کی بچے تعریف کرتے ہیں ان کے پڑھائے ہوئے مضامین بھی انھیں اچھے لگنے لگتے ہیں۔

ہمیشہ تو نہیں لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بچوں سے اساتذہ کی توقعات کا بچوں کی کارکردگی اور رویوں پر بڑا اثر پڑتا ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ اساتذہ کی توقعات کا طلبا کو ترغیب دینے، خوداعتمادی اور عزتِ نفس کا احساس پیدا کرنے، کامیابی کی توقع اور اس کے حصول کے عمل پر بہت اثر پڑتا ہے۔ اس بات کے مثبت پہلو بھی ہوتے ہیں اور منفی بھی۔ مثبت پہلو تو یہ ہے کہ جن طلبا سے بہت زیادہ توقعات ہوتی ہیں ان کے لیے اساتذہ کا روّیہ زیادہ مثبت ہوسکتا ہے۔ وہ دیکھ کر بار بار مسکرائیں گے، ان کی ستائش بھی زیادہ کریں گے، ان کے کام کو بہت غور سے جانچیں گے اور جوابات تلاش کرنے کے لیے ان کو زیادہ تاکید بھی کریں گے۔ اگر ان کی کارکردگی اچھی نہیں ہوگی تو اساتذہ انھیں سخت محنت کرنے کو کہیں گے۔ اس طرح وہ طلبا کو یہ جتائیں گے کہ ان سے توقع ہے کہ وہ کامیاب ہوں۔ اس کا منفی پہلو یہ ہے کہ جن بچوں سے توقعات کم ہوں گی انھیں ممکن ہے کہ اساتذہ لکھنے پڑھنے کے لیے نہ رغبت دلائیں گے اور نہ ان پر زور دیں گے۔ چوں کہ بچے اساتذہ کی توقعات کے عین مطابق بننے، کامیابی حاصل کرنے اور ان کے کہنے کے مطابق طرزِ عمل اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اس لیے اساتذہ کی توقعات کی حیثیت ایک طرح سے خود تکمیلی پیشین گوئی **(Self-fulfilling prophecy)** کی سی ہوتی ہے۔ تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ اگر کوئی طالب علم اوسط درجے کی صلاحیت رکھتا ہے لیکن استاد کو یہ بتایا جاتا ہے کہ اس میں

© NCERT Not to be republished

زبردست صلاحیت پوشیدہ ہے تو استاد اس طالب علم سے بہتر روابط استوار کر لیتا ہے اور بچہ اپنی پہلے سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرنے لگتا ہے۔

مذکورہ بالا گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ اساتذہ کو کم توقعات کے مضر اثرات سے محتاط رہنا چاہیے۔ بچوں کی صلاحیتوں کے بارے میں پیشگی اندازے لگانے سے اجتناب کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ، اگر کسی وقت بچے کی کارکردگی ناکافی ہے تو اس بات کا بہرحال امکان ہے کہ وہ مستقبل میں مناسب حوصلہ افزائی ملنے پر بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرے۔ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ صرف چند سے نہیں بلکہ تمام طلبا سے کامیابی کی توقع رکھیں۔ بچوں کی کامیابیوں کو ان کی پچھلی کارکردگی سے جوڑ کر دیکھنا چاہیے، صرف کلاس میں کامیابی کی اوسط سے موازنہ نہیں کرنا چاہیے۔

استاد اور شاگرد کا رشتہ تدریس اور آموزش کے عمل کا جوہر ہے۔ تمام دنیا اور ہندوستان کے فلسفیوں اور ماہرین تعلیم نے تدریس اور آموزش کو ایک ایسا عمل قرار دیا ہے جس میں استاد اور شاگرد مشترکہ طور پر علم کو فروغ دیتے ہیں۔ ہندوستان کی قدیم تعلیمی روایت کے مطابق گرو کا کردار بہت فعال ہوتا ہے۔ جیسا کہ اپنشدوں میں لکھا ہے گرو کا کام شاگرد کو مکمل طور پر آزاد اور خود کو مکمل طور پر غیر ضروری بنا دینا ہے۔ تاہم اس عہد میں یہ مانا جاتا تھا کہ آزادی کے حصول کے لیے سخت محنت، آموزش، ریاضت اور خود کو وقف کر دینا ضروری ہے۔ گرو سوالات پوچھنے، تحقیق و جستجو کرنے اور مسلسل معلومات حاصل کرتے رہنے کے لیے طلبا کی حوصلہ افزائی کرتے تھے کیوں کہ اس سے طلبا کو اپنی تخلیقی صلاحیتوں کے اظہار کا موقع ملتا تھا۔ ہندوستان کے عصری تعلیمی ماحول میں اساتذہ اور اسکول کے کردار کے علاوہ کچھ اور عوامل بھی درمیان میں آ گئے ہیں، مثلاً اس بات کو یقینی بنانے کا دباؤ کہ طالب علم امتحان میں زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کرے۔ ایسے بھی اساتذہ ہیں جو اپنے طلبا کو صرف سبق پڑھا دیتے ہیں اور بچوں کو سوال کرنے کی ذرا بھی اجازت نہیں دیتے۔ جب بچوں کو اسکول اور تدریسی عمل میں نفسیاتی تحفظ کا احساس نہیں ہوگا تو یہ بات ہی مشکوک ہو جائے گی کہ تعلیمی نظام، اساتذہ اور طلبا کے درمیان صحت مندانہ رشتے استوار کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ بہرحال، ایسے بھی اساتذہ ہیں جو اپنے طلبا کی تعلیم میں بڑا تعمیری کردار ادا کرتے ہیں اور ان کے مستقبل کے لیے ان کے رہنما کے طور پر کام کرتے ہیں۔

اس لیے اسکول ایک اہم سیاق ہے جو نوبالغوں کی نشو ونما پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اگلے باب میں ہم برادری اور معاشرے کے بارے میں پڑھیں گے۔ برادری اور معاشرہ بڑے سیاق ہیں جن میں اسکول اور خاندان چھوٹے سیاق کی طرح ہیں۔

کلیدی اصطلاحات اور ان کے معنی

1۔ حلقہ احباب **(Clique)**: چند قریبی دوستوں کا حلقہ۔

2۔ بھیڑ یا ہجوم **(Crowd)**: ساتھیوں کی ایک بڑی تعداد جو ایک دوسرے سے دور کا تعلق رکھتے ہیں۔

3۔ ساتھیوں کا دباؤ **(Peer Pressure)**: ساتھیوں کے حلقے کی اقدار کو تسلیم کرنے (Conform) اور انھیں کے معین کردہ رویوں کو اپنانے کے لیے نوبالغوں پر پڑنے والا دباؤ۔

© NCERT Not to be republished

4۔ **باہمی تشکیل (Co-construction)**: ایسا اس وقت ہوتا ہے جب شاگرد اور استاد دونوں ہی علم اور تفہیم کی ترقی اور فروغ کے لیے کام کرتے ہیں۔ اس تناظر میں یہ بات تسلیم کی جاتی ہے کہ علم معلومات کا کوئی جامد خزانہ نہیں ہے جو عالم استاد سے 'علم سے عاری' شاگرد کو منتقل کر دیا جائے بلکہ استاد اور شاگرد دونوں ہی تدریس اور آموزش کے دوران اپنے تجربات اور تدریس کے عمل میں اپنے تجربات اور فہم کا اضافہ کر کے علم کی از سرِ نو تشکیل کرتے ہیں اور اس طرح کتابوں میں یا استاد کے بیان کردہ علم کی از سرِ نو دریافت کرنے اور اس کی نئی ترجمانی کی کوشش کرتے ہیں۔

5۔ **نفسیاتی تحفظ (Psychological Safety)**: ایک ایسا ماحول جس میں کسی فرد کی عزتِ نفس کو کوئی خطرہ نہیں ہوتا، جس میں اس کو اپنی صلاحیتوں کی قدر و قیمت اور ان کے تئیں مثبت روّیے کا احساس ہوتا ہے۔ ایسے ماحول میں فرد دوسروں کے منفی ردِ عمل کی پروا نہیں کرتا۔

ذیل میں آپ کی ذہنی ورزش کے لیے ایک معمّہ دیا جا رہا ہے۔ اسے حل کیجیے اور اپنی مہارت کا اندازہ کیجیے۔

اس معمے کے کالم 1 میں کچھ ایسے انگریزی الفاظ ہیں جنھیں آپ پڑھ چکے ہیں۔ ان الفاظ میں حروف کی ترتیب الٹ پلٹ کر دی گئی ہے۔ پہلے آپ ان لفظوں کی صحیح ترتیب لکھیے اور پھر کالم 2 سے جوڑے ملائیے۔

نمبر شمار	کالم 1	کالم 2
1۔	dowcr	• دوستوں کا ایک بڑا حلقہ جن میں گہری دوستی نہیں ہوتی۔
2۔	quelci	• قریبی دوستوں کا ایک چھوٹا حلقہ۔
3۔	repe - repruse	• اقدار اور رویوں کو تسلیم کرنے کی ضرورت۔
4۔	fles-uliflflgin oprhpcey.....	• بچے اپنے استاد کی توقعات کے مطابق بننے علم حاصل کرنے اور طرز اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
5۔	urug..................	• طلبا کو مسلسل سوالات کرتے رہنے، جستجو کرنے اور تحقیق کرتے رہنے کے لیے ہمت افزائی کرنا۔

▪ سوالات برائے نظرِ ثانی

1۔ وضاحت کیجیے کہ اسکول کس طرح دیگر لوگوں کے ساتھ روابط اور رشتے قائم کرنے کی جگہ ہے؟

2۔ وضاحت کیجیے کہ شیر خوارگی کے زمانے سے نوبلوغت تک دوستی کی نوعیت کس طرح بدلتی رہتی ہے؟

3۔ دوستیاں کیوں اہم ہیں؟

4۔ ساتھیوں کا دباؤ (Peer Pressure) سے کیا مطلب ہے؟ یہ دباؤ کس طرح نوبالغوں کے لیے تناؤ کا سبب ہو سکتا ہے؟

5۔ اساتذہ اور ان کا رویہ طلبا کی کامیابی اور انہیں ترغیب دینے کے عمل کو کس طرح متاثر کر سکتا ہے؟

© NCERT not to be republished

باب 9

C- برادری اور سماج
(Community and Society)

آموزشی مقاصد

اس باب کے مطالعے کے بعد طلبا:

- برادری اور سماج کے تصورات پر گفتگو کر سکیں گے۔
- افراد اور خاندانوں کی زندگی میں سماج کی اہمیت اور ثقافت کے ساتھ سماج کے تعلق کو بیان کر سکیں گے۔
- سماج پر اثر انداز ہونے کی میڈیا کی خصوصیت واضح کر سکیں گے۔
- برادری کے لیے افراد کی ذمے داریوں کو تفصیل سے بتا سکیں گے۔

9C-1 تعارف

پچھلے ابواب میں آپ نے افراد کی زندگی میں خاندان، اسکول اور دوستوں کی اہمیت کے بارے میں پڑھا۔ انسان ایک سماجی وجود ہیں۔ ہم دوسرے لوگوں کے ساتھ قریبی تعلق رکھتے ہوئے اپنی زندگی گزارتے ہیں۔ پیدائش کے بعد سے ہی، انسانوں کے بچے دیگر تمام پستانی جانداروں کے (Mammal) نومولودوں کے مقابلے دوسروں پر زیادہ منحصر ہوتے ہیں اور ان کا یہ انحصار مقابلتاً زیادہ عرصے تک باقی رہتا ہے۔ انحصار کے اس پورے زمانے میں بچے اور اس کی دیکھ بھال کرنے والوں کے درمیان قریبی رابطہ رہتا ہے جس سے ابتدائی زندگی کی تشکیل اور نشو ونما میں بڑی مدد ملتی ہے اور ابتدائی زندگی کا یہی دور مستقبل کی بنیاد بنتا ہے۔ سماجی سے ہم رشتگی **(Sociability) انسانی زندگی کا ایک اہم وصف ہے۔** ہم دوسرے لوگوں کے درمیان رہنا پسند کرتے ہیں، دوسروں کا ردعمل دیکھ کر اور دوسروں کی باتیں سن کر ہم اپنے بارے میں اپنی رائے قائم کرتے ہیں، ہم اپنے ارد گرد موجود لوگوں کے ساتھ گھل مل کر اپنے معاشرے اور ثقافت کے بارے میں واقفیت حاصل کرتے ہیں اور اپنے ارد گرد نظر ڈالنے سے ہمارے اندر صحیح اور غلط کا شعور پیدا ہوتا ہے۔ یہ ان طور طریقوں کی کچھ مثالیں ہیں جن کے ذریعے جماعتیں افراد کی نشو ونما کو متاثر کرتی ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس

© NCERT not to be republished

کے برعکس صورت حال درست نہیں ہوتی۔ایک ذی حس زندہ وجود (ایسے وجود جن کے پاس حسّی اعضا ہیں) کی حیثیت سے ہم اپنے تجربات سے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ہم اپنے تجربات سے کیوں متاثر ہوتے ہیں؟اس کا ایک بنیادی سبب یہ ہے کہ دوسرے لوگوں کے ساتھ ہمارے معاملات ہماری زندگی پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔

9C-2 برادری (Community)

برادری لوگوں کی ایک ایسی جماعت کا تصور ہے جن کے اقدار، اعتقاد، مفادات اور وراثت مشترک ہوتے ہیں۔جماعت کے سائز کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔برادری لوگوں کا ایک ایسا چھوٹا حلقہ بھی ہوسکتا ہے جس کی سرگرمیاں مشترک ہوں یا ایک ایسا حلقہ بھی ہوسکتا ہے جو عارضی طور پر کسی مشترکہ مقصد کے لیے یک جا ہوا ہو جیسے انٹرنیٹ پر چیٹ کرنے والی برادری (Chat community) یا بچوں کا ایک ایسا حلقہ جو کسی میدان میں کسی کھیل کے لیے جمع ہوا ہو۔برادری کی اصطلاح ان لوگوں کے لیے بھی استعمال کی جاتی ہے جو ایک مشترکہ علاقے میں رہتے ہوں اور جن کا ماحول مشترک ہو۔خصوصیات کے اس اشتراک کی وجہ سے، برادری کے افراد ایک دوسرے کے لیے بہت اہم ہوتے ہیں چاہے، وہ لوگ اس بات سے واقف ہوں یا نہ ہوں۔معاشرہ (Society) یا نسلی گروپ کی اصطلاحات میں بھی اشتراک کی وہی صورت ہوتی ہے جو برادری میں ہوتی ہے۔عام استعمال میں ان اصطلاحات کو ایک دوسرے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

قدیم زمانے سے ہی افراد یک جا یا گروہ میں رہتے آئے ہیں اور اس طرح کام کاج، کھانے پینے، رہنے سہنے، بچوں کی دیکھ بھال اور دیگر بہت سی سرگرمیوں میں ایک دوسرے کے ساتھ اشتراک کرتے رہے ہیں۔اگرچہ خاندان صدیوں سے ایک پائدار گروپ کی شکل میں موجود رہا ہے لیکن خاندان سے باہر کے لوگوں کا بھی ہماری زندگی میں ایک اہم کردار ہوتا ہے، یہاں تک کہ جن لوگوں سے آپ کبھی ملے بھی نہ ہوں ان کا بھی آپ کی زندگی میں ایک اہم کردار ہوسکتا ہے۔بعض معنوں میں تو ایک ملک کے باشندے اور تمام دنیا کے رہنے والوں کو بھی ایک برادری کہا جاسکتا ہے۔مثال کے طور پر اگر ہم عالمی حرارت (Global warming) کے نتائج کے سلسلے میں بات کریں تو انسانی برادری کی حیثیت سے دنیا کے تمام لوگوں کے اجتماعی عمل کے نتائج پر گفتگو کر سکتے ہیں۔کسی ملک کے شہری حکومت، آئین اور معیشت میں شریک ہوتے ہیں۔ **برادری لوگوں کے اجتماع کا ایک مجرد تصور ہے اور یہ کسی ایک مشترکہ خصوصیت تک محدود نہیں ہے۔** سماجیات (Sociology) میں برادری اور سماج کی اصطلاحات کا مفہوم ذرا مختلف ہے۔وہاں معاشرے سے مراد انسانی جمعیت بندی کا ایک زیادہ بڑا اور زیادہ مجرد تصور ہے جب کہ برادری ایک زیادہ باہم پیوستہ اکائی کی حیثیت سے کی جاتی ہے۔خاندان اور رشتے داری کو برادریوں کی مثالیں سمجھا جاتا ہے جن میں علم، تجربہ، عقیدوں اور اقدار کا اشتراک ہوتا ہے۔

برادری کی مختلف قسمیں (Different types of communications)

آئیے اب ہم اپنے اردگرد برادری کی مثالوں پر غور کرتے ہیں یعنی وہ لوگ جو ہمارے بعض تجربات میں ہمارے شریک ہوتے ہیں۔ خاندان کے بعد سب سے واضح سماجی صورت 'پڑوس' کی ہے۔پڑوس ایک اہم سماجی اکائی ہے کیوں کہ پڑوسی ہی وہ لوگ ہیں جن کے

© NCERT Not to be republished

درمیان ہم رہتے ہیں اور جو ہماری روزمرہ سرگرمیوں میں ہمارے شریک ہوتے ہیں۔ یقیناً اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ پڑوس کے تمام افراد بالکل ایک جیسے ہوں۔ ایسا ہرگز نہیں ہے، پھر بھی زندگی کے معاملات میں اشتراک ہمیں کچھ معنوں میں یکساں بنا دیتا ہے۔ مثال

کے طور پر زیادہ تر پڑوسی مقامی طور پر دست یاب خدمات کا استعمال کرتے ہیں — مثلاً بازار، حفظانِ صحت کے مراکز، اسکول اور بچوں کے کھیل کے میدان وغیرہ۔ اس اشتراک سے لوگ ایک دوسرے کے نزدیک آتے ہیں اور اس کے نتیجے میں باہم گفتگو بھی ہوتی ہے، دوستی بھی ہو جاتی ہے اور باہمی تعاون بھی ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر تہواروں کے موقعوں پر مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ دوسروں کو اپنی خوشی میں شریک کرنے کے لیے خصوصی طور پر تیار کھانا پیش کرتے ہیں۔ کسی مصیبت میں پڑ جانے کی صورت میں تو پڑوس کی بہت ہی اہمیت ہوتی ہے۔ ہنگامی صورت حال میں کئی بار ہمیں اپنے دوستوں اور خاندان والوں سے بھی پہلے پڑوسیوں کا رخ کرنا پڑتا ہے۔ ایسے موقعوں پر عموماً لوگ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں حالاں کہ تعاون کرنے کے معاملے میں لوگوں کا طرزِ عمل مختلف ہوسکتا ہے۔ کسی اجنبی راہ گیر کے مقابلے جن کے بارے میں ہم کچھ نہیں جانتے ہم اپنے پڑوس میں رہنے والے ان لوگوں کی مدد کے لیے زیادہ تیار رہتے ہیں جن سے ہم واقف ہیں۔ یہاں برادری کی طرزِ زندگی اور ان سماجی اداروں کی تنظیم کے بارے میں گفتگو بہت ضروری ہے جن کی نوعیت مختلف ماحولیاتی پس منظروں — جیسے گاؤں یا شہر — میں مختلف ہوتی ہے۔

گھر، مختلف خدمات اور معاشرے کی نوعیت کے اعتبار سے شہر، قصبے اور گاؤں ایک دوسرے سے الگ ہوتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کسی بڑے شہر کے محلوں میں مکانات کافی فاصلے پر ہوتے ہیں اور بیشتر لوگ آپس میں اکثر بات نہ کرتے ہیں نہ ایک دوسرے کو اچھی طرح جانتے ہیں — یہ بھی صحیح ہے کہ بعض حالات میں ایسا نہیں ہوتا۔ — اس کے برعکس گاؤں اور قصبوں میں، پڑوسیوں کے درمیان قربت اور اپنائیت کا زیادہ احساس ہوتا ہے۔ گاؤں کے لوگ عام طور پر اپنے علاقے میں رہنے والے سبھی خاندانوں کو خوب جانتے ہیں۔ اگر گاؤں چھوٹا ہے تب تو لوگ اس گاؤں کے سبھی خاندانوں کو جانتے ہیں۔ لوگ نام بنام ہر شخص کو پہچانتے ہیں یا کم سے کم

© NCERT Not to be republished

گھر کے مکھیا کو تو جانتے ہی ہیں۔ گاؤں میں کسی اجنبی کے آنے پر اسے فوراً پہچانا جا سکتا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ شہر کے لوگوں میں دوستی نہیں ہوتی لیکن زیادہ آمدنی اور شہری زندگی کی مصروفیتوں کی وجہ سے لوگوں کو ایک دوسرے سے بات کرنے کا وقت نہیں ملتا۔ اس کے علاوہ شہری علاقوں میں لوگ بار بار گھر بدلتے رہتے ہیں یا جن گھروں میں لوگ رہتے ہیں ان کے مالک وہ خود نہیں ہوتے۔ باہمی تعلقات نہ ہونے کا ایک اہم سبب یہ بھی ہے۔ اس کے برخلاف گاؤں میں ایسا لگتا ہے کہ ہر شخص ایک دوسرے کو جانتا ہے۔ خاندانوں کی پہچان افراد سے ہوتی ہے، ان کے پتے سے نہیں۔ قصبوں کی زندگی ان دو انتہاؤں کے درمیان ہے۔ ان میں کچھ خصوصیات دیہی زندگی کی ہوتی ہیں کیوں کہ لوگ ایک دوسرے کو اچھا خاصا جانتے ہیں لیکن قصبوں یا چھوٹے شہروں میں بھی مکانات بدلنا عام ہے اور لوگ، نوکری یا کام کے لیے باہر جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایسے اور بھی عوامل ہیں جو شہری زندگی سے ملتے جلتے ہیں۔ اسی لیے سماجیات کے ماہرین دیہی، قصباتی اور قبائلی معاشروں کے درمیان فرق کرتے ہیں کیوں کہ ان سب کی تنظیم کسی نہ کسی انداز میں ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ سماجی ادارے جیسے اسکول، کمیونٹی سینٹر، صحت کے مراکز اور مقامی سیاسی اداروں کی تنظیم بھی شہری اور دیہی علاقوں میں الگ الگ ہوتی ہے۔ شہری علاقوں میں اجنبیت کا احساس زیادہ پایا ہے اور یہ سماجی روابط، سماجی کنٹرول اور تغیر پذیر سماجی حقیقت (Changing social reality) کا ایک اہم پہلو ہے۔

پڑوس، گاؤں، طبقہ اور شہر کے علاوہ انسانی برادری کی اور قسمیں بھی ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر جو لوگ ایک ہی زبان بولتے ہیں یا ان کی جائے پیدائش یکساں (مثلاً کسی بڑے شہر) کا ہے وہ سب خصوصی موقعوں پر یک جا ہوتے ہیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ بنگالی زبان بولنے والوں کے لیے درگا پوجا کے تہوار کی بڑی اہمیت ہے۔ درگا پوجا ستمبر یا اکتوبر کے آس پاس منائی جاتی ہے۔ پوجا کے دنوں

© NCERT Not to be republished

میں کئی جگہ پنڈال لگائے جاتے ہیں جہاں لوگ اس تہوار کو مل کر مناتے ہیں، کھاتے پیتے ہیں اور پوجا کرتے ہیں۔ان مقامات پر بچوں کے کھیل اور تفریح کے لیے بھی خوب مواقع ہوتے ہیں۔نوجوان پوجا کے دوران رقص کرتے ہیں، معمّر افراد انھیں دیکھتے ہیں اور دیوی کی مہربانی کے لیے دعا کرتے ہیں۔

ایک دوسری مثال ریاست مہاراشٹر کی ہے جہاں گنیش چترتھی کے دوران بڑے دھوم دھام اور جوش وخروش سے گنیش پوجا کی جاتی ہے۔ لوگ جمع ہوتے ہیں، فنڈ اکٹھا کرتے ہیں اور کئی دن تک باقاعدگی کے ساتھ خصوصی پروگرام منعقد کرتے ہیں اور یہ پروگرام کسی دریا یا سمندر میں گنیش جی کی مورتیوں کے وسرجن کے ساتھ تکمیل کو پہنچتا ہے۔اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ مذہبی وابستگی، نسلی گروپ اور مشترکہ زبان کچھ ایسے عوامل ہیں جن کی بنیاد پر ایک بڑے معاشرے میں چھوٹی چھوٹی اور قابل شناخت برادریوں کی تشکیل ہوتی ہے۔

سرگرمی 1

اپنی برادری سمیت چند برادریوں کے نام اور ان کی مشترکہ خصوصیات لکھیے۔جن برادریوں سے آپ وابستہ ہیں ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے ساتھیوں اور اپنے اساتذہ کے ساتھ گفتگو کیجیے۔کبھی کبھی آپ کو اس بات کا احساس نہیں ہوتا کہ آپ میں بھی یہی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

یاد رکھیے کہ ایک شخص امکانی طور پر کئی برادریوں کا حصہ ہوسکتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک پارسی خاندان کی بچی اسکول میں پڑھتی ہے۔اس طرح وہ لامحالہ اسکول کی برادری کا ایک حصہ ہے۔وہ کسی استانی کی زیرنگرانی ڈانس بھی سیکھتی ہے اور اس طرح وہ اس ڈانس گروپ کی بھی ایک رکن ہے۔ممکن ہے کہ یہ لڑکی ایک ایسے گروپ میں بھی شامل ہو جو سڑکوں پر پھرنے والے جانوروں پر ظلم کے خلاف جدوجہد کرتا ہے۔اس طرح یہ لڑکی جانوروں سے لگاؤ رکھنے والے گروپ کی رکن بھی ہوئی۔اس طرح بہ یک وقت ہم کئی گروپوں اور کئی برادریوں کے رکن ہوسکتے ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ ہمیں وابستگی کا علم بھی نہ ہو۔بہرحال، یہ وابستگی ہمارے لیے ہماری شناخت کی تشکیل اور کسی گروپ سے ہمارے تعلق کے احساس کے لیے بہت اہمیت رکھتی ہے۔

برادری کا کام (Functions of Communication)

جیسا کہ ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں، انسان کی زندگی میں برادریوں کا بہت اہم کردار ہے۔یہ بھی سچ ہے کہ لوگوں کے بغیر کسی بھی برادری کا وجود نہیں ہوسکتا۔اس طرح فرد اور اس کی برادری کے درمیان ایک فعال اور باہم تعمیری (Co-constructive) رشتہ ہوتا ہے۔اگرچہ برادری فرد کو شناخت، امداد، سماجی کنٹرول (کیا کیا جائے اور کیا نہ کیا جائے)، مقاصد اور مشاغل عطا کرتی ہے لیکن کسی برادری کے معاملات کو عمل میں لانے والے اس کے افراد ہی ہوتے ہیں۔کسی برادری کے ارکان کی شرکت کے بغیر کوئی بھی سماجی تنظیم وجود میں نہیں آسکتی۔مثال کے طور پر، جب کسی خاندان کے افراد اپنے نئے اراکین کو کسی برادری کے اصول کو بتانے کے لیے جمع ہوتے ہیں تو یہ عمل خاندان کے افراد کی شرکت کے بغیر انجام نہیں پاسکتا۔بچوں کی ولادت اور ان کی پرورش کی ذمے داری مائیں انجام دیتی ہیں جب کہ باپ عام طور پر ان ذمے داریوں کو انجام دینے کے لیے ماؤں کی مدد کرتے ہیں، ان کو تحفظ دیتے ہیں اور خاندان کی مالی ذمے داریوں کو پورا کرتے ہیں۔خاندان کی ان تمام ذمے داریوں میں ماں اور باپ شریک ہوتے ہیں، خاندان کے دیگر افراد بھی

© NCERT Not to be republished

ان کاموں میں مدد کرتے ہیں اور کبھی کبھی تو دوست اور پڑوسی بھی اس کام میں شامل ہوتے ہیں۔مثال کے طور پر جب ماں روزگار کی غرض سے گھر سے باہر جاتی ہے تو بچوں کی دیکھ بھال میں باپ اور دادا دادی وغیرہ ہاتھ بٹاتے ہیں۔کبھی کبھی والدین کی واپسی تک پڑوسی بھی بچوں کی دیکھ بھال کر لیتے ہیں۔اکثر تو گھر کے عمر رسیدہ افراد جو گھر کی ذمے داریوں میں شریک ہوتے ہیں چھوٹے بچوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں اور اس طرح بچے کی نگہ داشت میں ان کی سرگرم حصے داری ہوتی ہے۔اب ہم برادری کی کچھ ذمے داریوں کو بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔یہ برادری چاہے خاندان ہو، رشتہ داروں کا کوئی گروپ ہو یا کوئی رہائشی برادری ہو یا پھر ملک ہو۔برادری اپنے ارکان کے لیے مندرجہ ذیل کام انجام دیتی ہے۔

- کسی فرد کو شناخت کا احساس فراہم کرنا۔
- زندگی کی بقا، تعلیم، معاش، تفریح، تحفظ اور نگہ داشت کے مواقع فراہم کرنا۔خطرات، بیماری اور بڑھاپے وغیرہ میں ان چیزوں کی خاصی اہمیت ہوتی ہے۔
- نوجوان نسل کو سماجی حصے داری کے لیے تیار کرنا۔
- گروپ کی بقا کو یقینی بنانا۔
- کسی شخص کو برادری اور معاشرے کا عملی رکن بننے میں مدد گار ہونا۔

سرگرمی 2

مذکورہ بالا کاموں میں سے ہر ایک کے بارے میں اپنی زندگی سے مثالیں لے کر اپنے ہم جماعت سے بحث کیجیے اور اسے پوری کلاس سے اشتراک کیجیے۔

9C-3 معاشرہ اور ثقافت (Society and Culture)

جیسا کہ ہم نے پچھلے سیکشن میں پڑھا، برادری کے مقابلے میں معاشرے کا تصور زیادہ لچک دار ہے۔عمومی طور پر معاشرے کو عام لوگوں پر مشتمل سمجھا جا سکتا ہے جن میں ضروری نہیں کہ برادری کی طرح بعض خصوصیات مشترک ہوں۔یہ دونوں لفظ عام زبان میں ایک دوسرے کے مترادف کے طور پر بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ثقافت کی اصطلاح بنیادی طور پر لوگوں کی زندگی گزارنے کے طریقوں کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ثقافت بنیادی طور پر کسی شخص یا کسی گروپ کے ماحول کے ان تمام عناصر پر مشتمل ہوتی ہے جو مادی بھی ہو سکتے ہیں اور غیر مادی بھی (جیسے عقیدے، اقدار اور اعمال) اور جنھیں لوگوں نے اپنے استعمال کے لیے خود بنایا ہو۔عام زبان میں ثقافت کی یہ اصطلاح مختلف طرح سے استعمال کی جاتی ہے۔کبھی کبھی لفظ ثقافت کا استعمال طبقہ خواص (High Society) کے لیے بھی ہوتا ہے، مثلاً اس وقت ہم کسی شخص کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ وہ بہت مہذّب ہے۔ہمارے اس مضمون میں یہ اصطلاح اس مفہوم پر استعمال نہیں کی گئی ہے۔یہاں ثقافت سے لوگوں کے معتقدات اور ان کا طرز زندگی مراد ہے۔دیگر چیزوں کے علاوہ جو غذا ہم کھاتے ہیں، جو کپڑے ہم پہنتے ہیں، جو زبان ہم استعمال کرتے ہیں اور جن تقریبات میں ہم شرکت کرتے ہیں وہ سب ثقافت میں شامل ہیں۔ثقافت میں لوگوں کے خیالات بھی شامل ہیں۔ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ثقافت ان مختلف چیزوں کی متحرک اور پیچیدہ ساخت (Dynamic and Complex Construction) ہے جو ہمارے ماضی، ہمارے حال اور ہمارے مستقبل کا حصہ ہیں۔برادری کی طرح کسی ثقافتی گروپ سے وابستہ لوگ چیزوں کے بارے میں مشترکہ خیالات رکھتے ہیں اور عام طور پر ایک دوسرے

© NCERT Not to be republished

سے قریب رہتے ہوں۔ ثقافت اور ملک کے مفہوم کو خلط ملط نہیں کرنا چاہیے، خاص طور پر ہمارے جیسے بڑے ملکوں کے معاملے میں جس میں بے شمار نسلی گروپ، مختلف ماحولیاتی پس منظر اور ہزاروں زبانیں ہیں۔ ہمارے ملک کو کثیر ثقافتی (Multi-Cultural) معاشرہ کہا جاسکتا ہے۔ آئین ہند کے آٹھویں شیڈول کے مطابق ہمارے ملک میں چار نئی زبانوں کو شامل کرنے کے بعد سرکاری طور پر 22 درج فہرست زبانیں ہیں۔ یہ چار نئی زبانیں ہیں بوڈو، میتھلی، سنتھالی اور ڈوگری۔ ہر درج فہرست زبان کی بہت سی بولیاں (Dialects) ہیں جو متعلقہ ریاستوں میں بولی جاتی ہیں۔ ان سرکاری زبانوں کو آسانی سے 10 روپے کے نوٹ میں دیکھا جاسکتا ہے (سرگرمی 3 دیکھیے)۔ اس میں صرف 18 زبانیں ہیں، اس لیے کہ یہ نوٹ مذکورہ چار زبانوں کے اضافے سے پہلے کا چھپا ہوا ہے۔ ان زبانوں کو گنتے وقت یہ مت بھول جائیے کہ ہندی اور انگریزی زبانیں اس نوٹ پر نمایاں حرفوں میں موجود ہیں۔

سرگرمی 3

10 روپیے کا نوٹ لیجیے اور اس پر چھپی تصویروں اور لفظوں کو غور سے دیکھیے۔ اس پر آپ ہندی اور انگریزی دونوں میں '10 روپے' لکھا دیکھیں گے۔ غور کیجیے اس میں کئی اور زبانیں ہیں اور ان سب میں — '10 روپے' — ہی لکھا ہوا ہے۔ نوٹ پر لکھی ہوئی زبانوں کی پہچان کرنے کی کوشش کیجیے۔ اشارہ: یہ زبانیں انگریزی حروفِ تہجی کے مطابق لکھی گئی ہیں۔

9C.4 ذرائع ابلاغ اور معاشرہ (Media and Society)

جدید معاشرے میں ذرائع ابلاغ یا میڈیا ایک بہت اہم عامل (Factor) ہے۔ مقننہ، عدلیہ اور انتظامیہ کے ساتھ یہ جدید معاشرے کا چوتھا ستون ہے۔ اول الذکر تینوں کا تعلق سماجی تنظیم، سماجی کنٹرول اور سماجی افعال سے ہے لیکن میڈیا ایک ایسا وسیلہ ہے جس کے ذریعے ابلاغ کا عمل منظّم طور پر گروپ کی سطح پر ہوتا ہے۔ ہمارے پاس مختلف قسم کے میڈیا ہیں جو ہمیں مقامی، قومی اور بین الاقوامی واقعات، شخصیات اور معاشرے کی ترقیوں سے باخبر رکھتے ہیں۔ جدید معاشرے میں ہم اپنی روزمرہ زندگی میں مختلف ذرائع ابلاغ سے دوچار ہوتے ہیں۔ مثلاً ٹیلی ویژن، اخبار، ریڈیو اور انٹرنیٹ۔ گویا ان سب ذرائع نے ہمیں ساری دنیا کو دیکھنے کے لیے ایک کھڑکی فراہم کر دی ہے۔ اگر ذرائع ابلاغ نہ ہوتے تو ہمیں صرف وہ باتیں معلوم ہو پاتیں جنھیں ہم خود دریافت کرتے ہیں یا پھر جنھیں لوگ ہمیں بتا دیتے ہیں۔ میڈیا ہمیں ماضی وحال اور نزدیک و دور کی معلومات فراہم کرتا ہے اسی لیے یہ ہمارے سماجی رجحانات پر بھی گہرا اثر ڈالتا ہے۔ مثال کے طور پر دیکھا گیا ہے کہ ٹیلی ویژن کے اشتہارات ناظرین کے چیزوں کے استعمال کے رجحان پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ ٹیلی ویژن کو اب تجارتی کمپنیاں اپنی مصنوعات کے اشتہارات کے لیے بڑے پیمانے پر استعمال کرتی ہیں۔

تعلیم اور کیریئر/ذرائع معاش سے متعلق موقعوں کے بارے میں میڈیا زبردست معلومات مہیا کراتا ہے۔ مثال کے طور پر امتحانات کی تاریخوں، نوکریوں اور وظیفوں وغیرہ کی اطلاعات قومی اخبارات میں شائع ہوتی ہیں۔ اس طرح ہم، تعلیم اور ملازمتوں سے متعلق درخواست دینے کے لیے متعلقہ مقامات پر آسانی سے پہنچ سکتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ کسی بھی فرد پر میڈیا کی معلومات کے اثرات

© NCERT Not to be republished

مختلف عوامل پر منحصر ہوتے ہیں— مثلاً اس کی عمر، صنف، تعلیم، خاندانی اور نسلی پس منظر اور مزاج— جب کبھی کوئی نئی ٹکنالوجی سامنے آتی ہے (جیسے موبائل فون وغیرہ) تو یہ دیکھا جاتا ہے کہ نئی نسل پر اس کے اثرات زیادہ ہوتے ہیں (بشرطیکہ اس تک ان کی رسائی ممکن ہو)۔

سرگرمی 4

کسی تازہ اخبار یا رسالے میں ایسا مضمون تلاش کیجیے جو درج ذیل کے بارے میں ہو اور اسے کلاس میں لائیے۔

1۔ کھیلوں سے متعلق مضمون

2۔ تعریفی پروگراموں سے متعلق مضمون

3۔ شادی کے اشتہارات

4۔ مصنوعات کے بارے میں اشتہارات

مختلف طلبا کے جمع کیے گئے مضامین پر کلاس میں بحث کیجیے۔ آپ ان مضامین کی درجہ بندی مختلف طریقوں سے کر سکتے ہیں۔

© NCERT Not to be republished

ٹی وی اور اخبارات کے علاوہ ہم انٹرنیٹ کے ذریعے بھی دنیا سے جُڑے ہوئے ہیں۔ آج چھوٹے چھوٹے شہروں اور دیہات میں بھی سائبر کیفے موجود ہیں۔ انٹرنیٹ پر دست یاب معلومات کسی بھی دیگر میڈیا کے ذریعے فراہم شدہ معلومات کے مقابلے میں زیادہ متنوع اور زیادہ تفصیلی ہوتی ہے۔ کسی بھی طاقت ور میڈیم کی طرح انٹرنیٹ بھی خاصا نقصان پہنچا سکتا ہے اور اسی طرح کسی بھی دیگر میڈیا کی طرح انٹرنیٹ کا مناسب استعمال معاشرے پر اس کے مثبت اثرات کا ضامن ہے۔ مثال کے طور پر جب ہم معلومات کے لیے انٹرنیٹ کا استعمال کرتے ہیں تو ہمیں ایسی بہت سی سائٹیں (Sites) دست یاب ہوتی ہیں جن کا مواد نئی نسل کے ذہنوں کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ انٹرنیٹ ایسی معلومات کا بھی ایک طاقت ور ذریعہ بن سکتا ہے جسے وہ لوگ بھی استعمال کر سکتے ہیں جو لوگوں اور سماج کو نقصان پہنچانے کے درپے ہوتے ہیں۔ والدین اور گھر کے دوسرے بڑوں کے لیے بہت ضروری ہے کہ وہ ان میڈیا پر نظر رکھیں جسے بچے استعمال کرتے ہیں۔ کسی غیر ضروری سختی یا پابندی کے بغیر، والدین، اساتذہ اور دیگر افراد میڈیا کے بہتر استعمال کے بارے میں بچوں کی رہنمائی کر سکتے ہیں اور اس طرح بچے بہتر اور اہم معلومات جمع کر سکتے ہیں، تفریح حاصل کر سکتے ہیں اور دیگر لوگوں کے ساتھ رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔

اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ کوئی بھی میڈیا اپنے آپ میں نقصان دہ نہیں ہے بلکہ اس کے استعمال کا طریقہ اور وہ مقاصد نقصان دہ ہو سکتے ہیں جن کے لیے اس کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ مقصد ہی میڈیا کو اچھا یا برا بناتا ہے۔ درج ذیل باکس میں والدین اور بچوں کی نگہ داشت کرنے والوں کے لیے کچھ سادہ سی ہدایات ہیں۔ ان کے ذریعے بچوں میں ذمے دارانہ انداز میں ٹی وی دیکھنے کا سلیقہ پیدا کیا جا سکتا ہے۔

بچوں میں ذمے دارانہ انداز میں ٹی وی دیکھنے کو فروغ دینے کے لیے، بڑوں کو چاہیے کہ وہ درج ذیل نکات پر توجہ دیں:

- اس بات سے ہمیشہ باخبر رہیے کہ بچے کیا پروگرام دیکھ رہے ہیں۔ بہتر بات یہ ہوگی کہ بچوں کے ساتھ آپ بھی ٹی وی کو اپنے متبادل کے طور پر استعمال نہ ہونے دیں۔
- ٹی وی دیکھنا ایک عادت ہے۔ اس لیے بچوں کے اس رجحان کو شروع سے ہی قابو میں رکھیے۔
- اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ بچہ کچھ خاص اوقات میں ٹی وی دیکھے تو یہ یاد رکھیے کہ ٹی وی دیکھنے کا آپ کا اپنا انداز بچے کے لیے بہترین رہنما کا کام کرے گا۔
- بچوں سے تفریحی اور معلوماتی پروگرام دیکھنے کو کہیے۔
- ٹی وی کو کسی مرکزی جگہ رکھنا اچھا ہوتا ہے تاکہ ہر شخص اسے دیکھ سکے۔
- ٹی وی کو سزا مت بنائیے (ٹی وی بند کر کے)، نہ اس کو انعام بنائیے (ہر وقت ٹی وی دیکھنے کی اجازت دے کر)۔ اس سے زیادہ دیر تک ٹی وی دیکھنے کے رجحان میں غیر ضروری پیچیدگی پیدا ہوگی۔
- امتحانات کے دوران بچے تھوڑا گھومنا پھرنا اور تفریح کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو تھوڑا ٹی وی دیکھنے دیجیے۔ لیکن خیال رہے کہ بچہ گھر سے باہر کی سرگرمیوں میں بھی دل چسپی لے۔ یہ چیز امتحان کے دوران جذباتی استحکام اور یادداشت کے لیے اچھی ہوتی ہے۔
- بچے کو بتائیے کہ تشدّد، خوں ریزی (چاہے یہ کسی خبر کا حصّہ ہی کیوں نہ ہو) ان لوگوں کے لیے تکلیف دہ ہوتی ہے جو اس کا شکار ہوتے ہیں، چاہے آپ کو ذرا بھی تکلیف کا احساس نہ ہو۔
  ایک دن کے ٹی وی دیکھنے کو چند پروگراموں تک محدود رکھیے۔ پورے دن کے لیے ٹی وی کھُلا مت رکھیے۔
- دیر رات تک چھوٹے بچوں کے ساتھ ٹی وی مت دیکھیے کیوں کہ بہت سے پروگرام بچوں کے لیے مناسب نہیں ہوتے۔
- ٹی وی کے ساتھ ساتھ دوسری سرگرمیاں مثلاً انڈور کھیل (Indoor game)، بورڈ گیمس، کہانیوں اور کتابوں کو اہمیت دیجیے۔

© NCERT not to be republished

لوگوں پر ایک اور اہم سماجی اثر فلموں کا ہوتا ہے۔ ہندوستان سب سے زیادہ فلمیں بنانے والا ملک ہے اور اسی لیے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ فلم اسٹار ہماری سب سے زیادہ بااثر رول ماڈلوں میں شامل ہیں۔ امیتابھ بچن کے پرستاروں کی تعداد لاکھوں میں ہوگی۔ یہ پرستار امیتابھ کو ایک قابل تقلید کردار (Role model) سمجھتے ہیں اور ان کی اداکاری، ان کے انداز یہاں تک کہ ان کی طرز زندگی کی نقل کرنے کی کوشش میں لوگ ان کے ہی جیسا بننا چاہتے ہیں۔ اداکاروں کی شخصیت سحر انگیز ہوتی ہے اور وہ سماج پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ ان کے ایک ایک کام پر نظر رکھی جاتی ہے اور ہمارے اخبارات اور ٹی وی چینل ان کی ہر بات کی خبر رکھتے ہیں۔ ہم ان سے متعلق خبروں کو بہت غور سے سنتے ہیں اور اپنے دوستوں اور گھر والوں سے ان کے بارے میں بات چیت کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ فلمیں سماجی حقیقتوں کو منعکس بھی کرتی ہیں اور انھیں متاثر بھی کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر، وقت کے ساتھ ساتھ فلموں میں عورت کی تصویر بدل گئی ہے اور اب ہم فلموں میں بہت متنوع قسم کی کہانیوں کو قبول کر رہے ہیں۔ ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ بہت سی فلموں پر پابندی لگا دی جاتی ہے۔ یہ کام سینسر بورڈ بھی کرتا ہے اور مذہبی حلقے بھی۔ اگر فلمیں بااثر نہیں ہوتیں تو ان پر پابندی نہ لگائی جاتی۔ سچائی یہی ہے کہ ہندوستانی سماج کا کثیر ثقافتی (Multi-Cultural) تانا بانا فلمی کہانیوں کے لیے نہ صرف مواد فراہم کرتا ہے بلکہ یہ فلم بنانے والوں کو طرح طرح کے چیلنجوں سے بھی دوچار کرتا ہے۔ فلمیں مختلف ملکوں کی تہذیب و ثقافت کو ہم تک پہنچانے کا کام بھی کرتی ہیں۔ غیر ملکی فلموں کے ذریعے ہم بہت سے مقامات اور بہت سے لوگوں سے ہی نہیں بلکہ ان کے طرز زندگی کے بعض پہلوؤں سے بھی واقف ہو جاتے ہیں، چاہے یہ طرز زندگی یورپ کا ہو، امریکا کا ہو یا آسٹریلیا کا—

اس طرح مختلف ذرائع ابلاغ ہمارے لیے ساری دنیا سے واقف ہونے کا ذریعہ ہیں۔ ان سے ہماری تفریح بھی ہوتی ہے، معلومات بھی حاصل ہوتی ہے، ہم جذباتی طور پر متاثر بھی ہوتے ہیں اور دنیا بھر میں ہمارے چاروں طرف موجود لوگوں کے ساتھ ہمارا سماجی رشتہ بھی قائم ہوتا ہے۔ اس طرح فلمیں سماجی حقیقت اور ثقافتی حرکیات (Cultural Dynamics) یا ثقافتی سرگرمیوں کی ایک اہم جہت ہیں۔

سرگرمی 5

ایسی تازہ ترین فلم کا نام بتائیے جو آپ نے دیکھی ہو۔ فلم کی کہانی اور کرداروں کو یاد کیجیے جو آپ کو پسند یا ناپسند رہے ہوں۔ اپنی پسند ناپسند کی وجوہ بھی تحریر کیجیے۔

9C.5 انفرادی بچہ، برادری اور سماج

(The Individual Child, Community and the Society)

بچے جب ایک فرد کی حیثیت سے دنیا میں آتے ہیں تو ان کو کچھ ایسے لوگوں کا ساتھ ملتا ہے جن سے خاندان کی تشکیل ہوتی ہے۔ آپ پچھلے ابواب میں لوگوں کی زندگی میں خاندان کی اہمیت کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ خاندان سماجی زندگی کی ابتدائی اکائی ہے جو نسبتاً وسیع تر سماجی حقیقت یعنی جماعتی زندگی اور فرد کے درمیان اشتراک کی بنیاد ہوتا ہے۔ خاندان کے افراد ہی (شعوری یا غیر شعوری طور پر) یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ بچے وسیع تر معاشرے کی کون سی اقدار اور کاموں کو اختیار کریں گے اور کن اقدار کو مسترد کریں گے۔ اس طرح کسی بھی برادری یا کسی بھی ثقافت کا ہر خاندان یکساں اقدار کا حامل نہیں ہوتا۔ شخصی تجربات، سماجی اور تاریخی عوامل اور انفرادی مزاج

© NCERT Not to be republished

ہر فرد کو منفرد بناتی ہیں ان کی بنیاد پر ہی انسانوں میں اتنا تنوع پایا جاتا ہے۔

قدرتی یا انسانوں کی لائی ہوئی آفات اور ذاتی یا سماجی مشکلات کی وجہ سے کبھی کبھی ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں کہ بچے کی نشوونما اور دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ کبھی کبھی خاندان اتنا غریب ہوتا ہے کہ وہ ڈھنگ سے بچے کی دیکھ بھال اور پرورش نہیں کر پاتا۔ ایسی صورتوں میں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ بچے کی پرورش کرنا مرکزی یا صوبائی سرکار کی ذمے داری ہے۔ ہمارے آئین میں فراہم کردہ بنیادی حقوق، بنیادی ضرورتوں کو پورا کرنے کے اقدامات سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہمارے ملک کے اقتصادی حالات، وسائل کے فقدان، ان کی ناکافی تقسیم اور کبھی کبھی ان کے لوگوں تک نہ پہنچ پانے کے سبب حکومت مشکلات سے دوچار بچوں اور خاندانوں کی دیکھ بھال کا کام انجام نہیں دے پاتی۔ یہ ہندوستانی سماج کی ایک تکلیف دہ حقیقت ہے کہ ٹکنالوجی اور تعلیم کی ترقی کے میدانوں میں کامیابی کے باوجود ہم آج بھی تمام بچوں کو مناسب غذا، تعلیم اور صحت خدمات فراہم کیے جانے کو یقینی نہیں بنا سکے ہیں۔ ہمیں ابھی اس منزل تک پہنچنے کے لیے ایک طویل سفر کرنا ہے تب ہمارا سماج منظّم ہو کر مشکل حالات سے دوچار لوگوں کی زیادہ موثر نگہ داشت کے کام میں شریک ہو سکے گا۔ اس میں شک نہیں کہ غیر حکومتی تنظیمیں (NGO) ایسے حالات سے نمٹنے کے لیے ترقیاتی پروگراموں اور بیداری پیدا کرنے کے اقدامات کے ذریعے متبادل کے طور پر اپنی جیسی کوشش کر رہی ہیں، لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ سرکاری مشینری زیادہ قوت ارادی، بہتر اخلاقیات اور بہتر مالی وسائل کے ساتھ مشکل حالات سے دوچار بچوں اور لوگوں کو صحت خدمات، تعلیم، تفریح اور مجموعی سلامتی فراہم کرنے کی ذمے داری اٹھائے۔

ہمیں اس بات سے بھی باخبر ہونا چاہیے کہ جہاں برادری ہمیں تحفظ فراہم کرتی ہے اور ہمیں اپنی برادری میں بعض حقوق حاصل ہوتے ہیں تو وہیں ہماری کچھ انفرادی اور اجتماعی ذمے داریاں بھی ہوتی ہیں۔ **برادری اور سماج سے جو کچھ حاصل ہوتا ہے، اسے وہ سب واپس کرنا بھی ہر فرد کی اہم ذمے داری ہے۔** یاد رکھیے کہ انفرادی عزم اور حصے داری کا بغیر برادریاں باقی نہیں رہ سکتیں۔ اس لیے آپ کو یہ عزم کرنا ہے کہ آپ کو اپنے خاندان، برادری، سماج، ملک اور ساری دنیا کا ایک سرگرم رکن بننا ہے اور اس طرح آنے والی نسلوں کے بہتر مستقبل کے لیے اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ فرد اور جماعت کے رشتے کی طاقت یہی ہے کہ وہ ایک دوسرے پر منحصر ہوتے ہیں اور ان کے حقوق اور ذمے داریاں مشترک ہوتی ہیں۔ ہم سب کے لیے ان ذمے داریوں کو ادا کرنا ضروری ہے۔

آئندہ چار ابواب میں ہم کچھ اہم سروکاروں کے بارے میں پڑھیں گے جن کی سماج کے لوگوں کے لیے بڑی اہمیت ہے۔ یہ ہیں صحت اور تغذیہ، کام اور کام کی جگہ، وسائل کی فراہمی، خواندگی اور تعلیم، اور اپنے ملک کی کپڑوں اور ملبوسات کی وراثت۔

کلیدی اصطلاحات

برادری (Community)، معاشرہ (Society)، ثقافت (Culture)، سماجی کنٹرول (Social Control)، ٹیلی وژن، انٹرنیٹ، حقوق اور ذمے داریاں (Rights and Responsibilities)

© NCERT Not to be republished

▪ سوالات برائے نظر ثانی

1۔ برادری کے مفہوم سے مختصر بحث کیجیے۔ برادری کے کچھ کام بھی بتائیے۔
2۔ آپ لفظ معاشرہ سے کیا سمجھتے ہیں؟ یہ برادری سے کس طرح مختلف یا اس کے جیسا ہے؟
3۔ ثقافت (Culture) کیا ہے؟ مثالوں کے ذریعے وضاحت کیجیے۔
4۔ ٹی وی اور انٹرنیٹ سماج پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں؟
5۔ ان طریقوں سے بحث کیجیے جن سے ایک فرد سماج کو اپنا تعاون دے سکتا ہے؟

▪ عملی کام 9

برادری اور سماج

موضوع: مختلف حالات کے تحت گروپ حرکیات (Dynamics) یا جماعتی سرگرمیوں کا مشاہدہ کرنا اور قلم بند کرنا

کام: گھر، طعام گاہوں (Eateries)، کھیل کے میدان، اسکول اور تفریح گاہوں میں گروپ حرکیات کا مشاہدہ کرنا۔

عملی کام کا مقصد: اوپر جن جگہوں کا ذکر کیا گیا وہ برادریوں کی مختلف شکلیں ہیں۔ ہر برادری میں ایک دوسرے سے بات چیت کرنے یا کسی قسم کا ردِ عمل ظاہر کرنے کے طور طریقے ہوتے ہیں جن کا انحصار اس برادری کی تشکیل کے مقصد، اس کے افراد کی ایک دوسرے سے قربت اور اس کی مدت پر ہوتا ہے۔

عملی کام کی انجام دہی: درج ذیل میں سے ہر جگہ ایک گھنٹہ گزاریے اور وہاں آپ کی موجودگی میں رونما ہونے والی جماعتی سرگرمیوں کو دیکھیے:

گھر، طعام گاہوں، کھیل میدان، اسکول، سیر گاہیں۔

وہاں موجود لوگوں سے آپ کو گفتگو کرنے کی ضرورت انھیں۔ آپ کو صرف انہیں دیکھنا ہے۔ ہاں اگر کوئی آپ سے بات شروع کرے تو آپ فطری طریقے سے اس کا جواب ضرور دیجیے۔ مذکورہ بالا ہر برادری میں آپ مندرجہ ذیل باتوں پر غور کر سکتے ہیں:

- اس مقام پر موجود لوگوں کی تعداد۔
- کیا وہاں تمام لوگ ایک باہم مربوط حلقے کی شکل میں تھے یا چھوٹے چھوٹے گروپوں میں؟
- گروپ کے لوگوں کی عمریں کیا تھیں؟

© NCERT Not to be republished

- گروپ کے مختلف لوگ کیا کر رہے تھے؟ کیا کچھ لوگ دوسروں کے مقابلے زیادہ فعال تھے؟ مثال کے طور پر کیا گروپ کا کوئی قائد تھا اور دوسرے لوگ اس کے کہنے پر چل رہے تھے؟
- ان کی آپس میں بات چیت کا انداز کیا تھا؟ رسمی اور مراتب مرکوز (Hierarchical)۔
- گروپ کے افراد کس زبان میں بات کر رہے تھے؟— مادری زبان یا انگریزی؟ کیا یہ زبان رسمی تھی یا غیر رسمی؟

گروپ کے لوگ کتنی دیر تک ایک ساتھ رہے۔ کیا یہ گروپ پھر کسی دن جمع ہوگا یا یہ اس کے افراد ایک بار یک جا ہوئے تھے؟

مندرجہ ذیل جدول کا استعمال کر کے اپنے مشاہدات قلم بند کیجیے

برادری	گروپ حرکیات			
	موجود لوگوں کی تعداد، عمر تفاوت	افراد کے کام	ابلاغ کا انداز: بولی جانے والی زبان	حلقے کے لوگ صرف ایک بار جمع ہوئے یا بار بار

کلاس میں 5-4 طلبا کے گروپ بنائیے اور ہر ایک کے سامنے اپنے مشاہدات پیش کیجیے۔ آپس میں اس بات پر مباحثہ کیجیے کہ کیا مختلف برادریوں کی سرگرمیاں یکساں تھیں یا مختلف۔ ہر گروپ اپنے مشاہدات ساری کلاس کے سامنے پیش کرے۔

© NCERT not to be republished